مسعود بی ایس سی
کی
جماعت المسلمین
اور
اہل حدیث

پروفیسر حافظ محمد عبداللہ بہاولپوریؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کراچی بھی کیا عجیب شہر ہے جہاں رنگ رنگ کی دنیا آباد ہے۔ جہاں کفر والحاد کا بھی زور ہے اور اسلام کا بھی شور ہے۔ ترقی کا یہ عالم ہے کہ وہاں کفر بھی ننگا ہے کوئی شرم و سنگ نہیں' اسلام بھی کئی رنگا ہے۔ کوئی ایک رنگ نہیں۔ لوگ تو کراچی کی جماعت غربا پر تعجب کرتے تھے کہ انھوں نے غربا نام کیا رکھ لیا ہے کراچی میں ہی دو مسعود ایسے اٹھے کہ ایک نے جماعت المسلمین بنا کر باقی سب کو جماعت الکافرین بنا دیا۔ دوسرے نے حزب اللہ بنا کر باقی سب کو حزب الشیطان ٹھہرا دیا۔ ایک کو تو کوئی مسلم نظر نہیں آتا اس کی نگاہ میں سب کافر ہیں۔ دوسرے کو کوئی موحد نظر نہیں آتا اس کی نگاہ میں سب مشرک ہیں۔ اتفاق یہ ہے کہ ہیں دونوں مسعود۔ ایک کو کافر بنانے کی سعادت حاصل ہے اور دوسرے کو مشرک۔ کمال یہ ہے ہیں دونوں ہی جاہل عالم ان دونوں میں کوئی نہیں۔ ایک ایم۔ بی۔ ایس ہے اور دوسرا بی۔ ایس سی۔ ایک کو مسعود عثمانی کہتے ہیں اور دوسرے کو مسعود بی۔ ایس سی۔ دونوں کراچی میں مسلمانوں کے لیے فتنے بنے ہوئے ہیں۔ کراچی کی زمین بھی کیسی مردم خیز ہے جو ایسے ایسے "مسعود" اگاتی ہے جو فتنہ انگیز ہیں۔

آج ہم جماعت المسلمین والے مسعود کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ حضرت پہلے کسی دفتر میں ملازم تھے۔ جب حکومت نے ریٹائر کر دیا تو جماعت المسلمین کا پانسہ ڈال کر امام المسلمین بن گئے جو تمہید ہے خلیفۃ المسلمین بننے کی۔ پہلے وہ اہل حدیث تھے۔ جب سے انھوں نے جماعت المسلمین بنائی ہے' اہل حدیث کے مخالف ہو گئے ہیں۔ اب وہ اپنی جماعت کی خیر وبقا اہل حدیث کی مخالفت ہی میں سمجھتے ہیں۔ اس لیے دن رات اہل حدیث کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے رہتے ہیں۔ انھوں نے جماعت المسلمین تو بنالی اب اس کو پالیں تو کیسے؟ باہر سے تو کوئی ان کے جال میں پھنستا ہی نہیں' پھنسے تو کوئی بے خبر اہل حدیث ہی پھنسے۔ باہر والے تو ان کو سر پھرا اور بگڑا ہوا اہل حدیث ہی سمجھتے ہیں اس لیے کہ وہ آمین اور رفع الیدین کرتے ہیں اور آمین اور رفع الیدین ہی آج کل اہل حدیثوں کی بڑی نشانی ہے۔ مسعود صاحب چوں کہ بگڑے ہوئے اہل حدیث ہیں اس لیے ان کی بگڑی ہوئی رفع الیدین ہے جو ان کے

ساتھ ہی خاص ہے۔ وہ اہل حدیث کو ہی اپنے لیے میدان سمجھتے ہیں اور اہل حدیث ہی کو اپنے لیے ہوٹل۔ وہ جانتے ہیں کہ اگر کوئی ٹوٹا تو اہل حدیث ہی سے ٹوٹے گا اور اگر کسی نے میرا توڑ کیا تو وہ بھی اہل حدیث ہی کرے گا۔ اس لیے ان کو اہل حدیث ہی سے ڈر رہتا ہے اور اہل حدیث ہی سے امید۔ وہ اپنی جماعت المسلمین کی ساکھ بنانے کے لیے اہل حدیث پر ہی اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ کبھی وہ اہل حدیث نام پر اعتراضات کرتے ہیں اور کبھی اہل حدیث جماعت پر۔ کبھی بعض فقہی مسائل اہل حدیث کے سر تھوپ کر ان پر طبع آزمائی کرتے ہیں' خود مجتہد بن جاتے ہیں اور اہل حدیث کو مقلد بنا دیتے ہیں۔ فقہی اصول ان کے اپنے ہیں جن کے تحت وہ نت نئے مسائل گھڑتے رہتے ہیں۔ بظاہر وہ قیاس کے منکر ہیں لیکن جب مطلب ہوتا ہے تو ابلیسی قیاس سے بھی دریغ نہیں کرتے۔

ان کی بڑی بدقسمتی یہ ہے کہ کام سنبھال لیا مجددوں والا' صلاحیت ہے نہیں' نہ علم' نہ عقل۔ پھر اگر اخلاص ہوتا تو بھی بات تھی' اخلاص' کا بھی فقدان ہے۔ جماعت المسلمین کے خبط میں ایسے مخبوط الحواس ہو گئے ہیں کہ اب تو اہل حدیث بھی ان کو گمراہ نظر آتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اہل حدیث ایک نیا فرقہ ہے جو ہندوستان میں بنا ہے۔ میں کہتا ہوں مسعود صاحب یہ بات آپ کو جماعت المسلمین بنانے کے بعد اب نظر آئی ہے۔ اس سے پہلے آپ اہل حدیث تھے اور حنفیوں سے الجھا کرتے تھے آپ کو نظر نہیں آتا تھا کہ اہل حدیث بھی حنفیوں کی طرح ایک نیا گمراہ گروہ ہے میں خواہ مخواہ حنفیوں کو خراب نہ کروں۔

مسعود صاحب! کیا آپ کو یہ معلوم نہیں کہ کسی فرقے کی صداقت کا معیار ہی یہ ہے کہ وہ نیا نہ ہو۔ عہد نبیؐ سے مسلسل چلا آرہا ہو۔ مسعود صاحب! آپ پہلے جو اہل حدیث بنے رہے تو کیا اس وقت اہل حدیث اہل حق تھے اور اب گمراہ ہیں؟ آخر اس میں کیا راز ہے کہ جماعت المسلمین بنانے کے بعد اب آپ کو اہل حدیث گمراہ نظر آنے لگے ہیں۔ پہلے نہیں۔ مسعود صاحب کیا آپ پہلے جاہل تھے یا اب شاطر ہیں جو اپنی پیدا کردہ جماعت المسلمین کو پروان چڑھانے کی خاطر اہل حدیث کو گمراہ بتا رہے ہیں۔ مسعود صاحب زبان سے آپ خواہ کچھ ہی کہیں۔ دل سے آپ جانتے ہیں کہ اہل حدیث ہی اہل حق ہیں' کیوں کہ یہی ایک

جماعت ہے جس کا اصل قرآن و حدیث ہیں اور کسی بھی جماعت کا اصل قرآن و حدیث نہیں۔

مسعود صاحب! کیا یہ حقیقت نہیں کہ اہل حدیث اس وقت سے ہیں جب سے قرآن وحدیث ہیں۔ اور اہل حدیث کی تاریخ قرآن وحدیث کی تاریخ ہے۔ مسعود صاحب! یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جس کا اصل قرآن وحدیث ہو وہ کوئی نیا فرقہ ہو۔ اہل حدیث کا اس وقت سے ہونا جب سے قرآن وحدیث ہیں ایک ایسی حقیقت ہے جس کا انکار کوئی قابل غور سپرہ چشم ہی کرے تو کرے کوئی دانا نہیں کر سکتا۔

مسعود صاحب! اہل حدیث کا تعلق قرآن وحدیث کے ساتھ ایسا ہی ہے جیسا دن کا سورج کے ساتھ۔ جیسے یہ نہیں ہو سکتا کہ سورج ہو اور دن نہ ہو۔ ایسے ہی یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ قرآن وحدیث ہوں اور اہل حدیث نہ ہوں تخلف محال ہے۔

مسعود صاحب! آپ کہتے ہیں کہ اہل حدیث ایک نیا فرقہ ہے۔ میں کہتا ہوں نیا کیسے؟ کیا صحابہ کرام اہل حدیث نہ تھے۔ اگر وہ اہل حدیث نہ تھے تو کیا تھے؟ کیا ان کا مذہب قرآن وحدیث نہ تھا۔ اگر آپ کہیں کہ مذہب تو ان کا قرآن وحدیث تھا' مگر وہ اہل حدیث نہ تھے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ مذہب تو ان کا قرآن وحدیث ہو اور وہ اہل حدیث نہ ہوں۔ جس کا مذہب قرآن و حدیث ہو وہی تو اہل حدیث ہو تا ہے۔ جب صحابہؓ قرآن و حدیث والے تھے تو یقیناً وہ اہل حدیث تھے۔ اگر آپ کہیں کہ وہ عملاً اہل حدیث بے شک ہوں لیکن نام ان کا اہل حدیث نہ تھا' میں کہتا ہوں کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ عملاً وہ اہل حدیث ہوں اور نام ان کا اہل حدیث نہ ہو۔ جب وہ عملاً اہل حدیث تھے تو نام بھی ان کا یقیناً اہل حدیث تھا۔ آپ ہی بتائیں جن کو قرآن اہل کتاب بتاتا ہے کیا وہ موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں اہل کتاب نہ تھے۔ اگر وہ موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں اہل کتاب نہ تھے تو قرآن ان کو بعد میں اہل کتاب کے نام سے کیوں پکار سکتا ہے۔ کیا کتاب ان کو موسیٰ علیہ السلام کے بعد ملی۔ جب کتاب ان کو موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں مل چکی تھی تو وہ یقیناً موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں بھی اہل کتاب تھے' اگرچہ وہ اس نام سے مشہور نہ ہوں۔ کیوں کہ موسیٰ علیہ السلام

نے ان کو اہل کتاب کے نام سے نہیں پکارا۔ وہ اکثر یا قوم ہی کہہ کر پکارتے تھے۔ موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں وہ اہل کتاب تھے ہی تو قرآن نے ان کو اہل کتاب کے نام سے پکارا۔ اگر وہ موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں اہل کتاب نہ ہوتے تو قرآن ان کو بعد میں اہل کتاب کے نام سے نہ پکارتا۔ قرآن کا ان کو بعد میں اہل کتاب کے نام سے پکارنا دلیل ہے اس بات کی کہ موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں بھی اہل کتاب ہی تھے خواہ بالقوۃ ہی سہی۔ یہی حال صحابہؓ کا تھا۔ صحابہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں بھی اہل حدیث ہی تھے۔ جیسے یہودی موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں بھی اہل کتاب تھے۔ کیوں کہ صحابہ کو رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں ہی قرآن وحدیث مل چکا تھا اور قرآن وحدیث ہی ان کا مذہب تھا جس دلیل سے یہود و نصاریٰ اہل کتاب تھے اسی دلیل سے صحابہؓ اہل حدیث تھے۔ اگر آپ کہیں کہ صحابہ کو اہل کتاب کے اصول پر اہل قران کہنا چاہیے تھا نہ کہ اہل حدیث۔ تو میں کہوں گا کہ جس اصول پر یہود و نصاریٰ کو اہل التوراۃ والانجیل کی بجائے اہل کتاب کا نام دیا گیا اسی اصول پر صحابہؓ کو بجائے اہل القرآن والحدیث کے اہل حدیث کا نام دیا گیا ہے۔ نام رکھتے وقت جامعیت اور اختصار کا خیال رکھا جاتا ہے۔ جیسے کتاب کے مفہوم میں توراۃ اور انجیل دونوں آجاتی ہیں اسی طرح حدیث کے مفہوم میں قرآن وحدیث دونوں آجاتے ہیں۔ جس طرح اہل التوراۃ والانجیل کی بجائے اہل کتاب نام زیادہ جامع ہے اسی طرح اہل القرآن والحدیث کی بجائے اہل حدیث نام زیادہ جامع ہے۔

مسعود صاحب اگر آپ کہیں صحابہ تو صرف مسلمین تھے، مسلمین کے سوا ان کا کوئی نام نہیں تھا، میں کہتا ہوں اگر صحابہ کا مسلمین کے سوا کوئی اور نام نہ تھا تو پھر آپ ان کو صحابہ کیوں کہتے ہیں؟ کیا صحابہ نام نہیں ہے۔ اگر ہے اور یقیناً ہے جو مسلم کے علاوہ ہے اور رسول اللہ ﷺ کی نسبت سے ہے تو پھر آپ کا یہ کہنا کہ صحابہ کا مسلمین کے سوا کوئی اور نام نہ تھا باطل ہے۔

مسعود صاحب! آپ کہتے ہیں کہ صحابہ کا مسلمین کے سوا کوئی اور نام نہ تھا تو پھر کیا صحابہ اور یہود و نصاریٰ ایک ہی طرح کے مسلمین تھے، ان میں کوئی فرق نہ تھا۔ وہ بھی مسلم، یہ

بھی مسلم۔ اگر فرق تھا اور یقیناً فرق تھا تو ظاہر ہے کہ وہ فرق نسبت کا ہی تھا۔ صحابہ محمدی مسلم تھے' اور یہود و نصاریٰ موسائی اور عیسائی مسلم تھے۔ یہود و نصاریٰ موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کی نسبتوں سے مسلمین تھے۔ صحابہ رسول اللہ ﷺ کی نسبت سے مسلمین تھے۔ جو اپنے وقت کے نبی کی نسبت سے مسلم ہو وہی مسلم ہوتا ہے۔ اسی لیے یہود و نصاریٰ جو پہلے مسلمین تھے' جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انھوں نے نسبت نہ جوڑی وہ محمدی نہ بنے' عیسائی اور موسائی ہی بنے رہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے بعد وہ کافر ہو گئے اور آج بھی جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت نہ جوڑے اور اپنے آپ کو ان کی طرف منسوب نہ کرے اور مسلم کہلاتا پھرے' جیسا کہ مسعود صاحب آپ کہتے ہیں وہ مسلم نہیں ہے۔ یہ کیسی عجیب بات ہے کہ جس نسبت کے بغیر آدمی مسلمان ہی نہیں ہو سکتا اس نسبت کا آپ انکار کر رہے ہیں اور اس کو فرقہ واریت قرار دیتے ہیں۔ مسعود صاحب! جس نسبت کے بغیر اسلام ہی مکمل نہ ہو وہ نسبت فرقہ واریت کیسے ہو سکتی ہے۔ اسلام کہتے ہی ہر دور کے نبی کے مذہب کو ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں اسلام موسوی مذہب کا نام تھا۔ عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں اسلام عیسوی مذہب کا نام تھا۔ آج اسلام محمدی مذہب کا نام ہے۔ آج نہ موسوی مذہب اسلام ہے' نہ عیسوی مذہب اسلام ہے۔ آج اگر کوئی موسوی یا عیسوی مذہب کو اپنائے اور محمدیت کو چھوڑ دے تو وہ کافر ہے۔ موسویت اور عیسویت پہلے اسلام تھے' اب اسلام صرف محمدیت ہی ہے اور جو نسبت عین اسلام ہو وہ فرقہ واریت نہیں ہو سکتی۔

مسعود صاحب! اصل میں آپ کی بیماری جہالت ہے' آپ کو دین اور مذہب کے فرق کا پتا نہیں۔ اگر آپ کو اس کا پتا ہوتا تو آپ کبھی محمدی نسبت اہل سنت یا اہل حدیث کا انکار کر کے اس کو فرقہ واریت قرار نہ دیتے۔ ایک ہوتا ہے دین' ایک ہوتا ہے مذہب۔ دین تو آدم علیہ السلام سے لے کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک سب کا ایک ہی ہے' بدلتا نہیں اور مذہب ہر نبی کے ساتھ بدلتا رہتا ہے۔ اسی لیے نام دو ہوتے ہیں۔ ایک مذہب کے اعتبار سے' ایک دین کے اعتبار سے۔ مسلم دینی نام ہے۔ محمدی' اہل سنت یا اہل حدیث' مذہبی نام ہیں۔

جس کے تحت مختلف نبی مختلف شریعتیں لے کر آئے۔ قرآن مجید میں ہے:
﴿اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَاللّٰہِ الْاِسْلَامُ﴾[3:آل عمران:19].. ﴿لِکُلٍّ جَعَلْنَا مِنْکُمْ شِرْعَۃً وَّ مِنْھَاجًا﴾[5:المائدۃ:48] ﴿وَ لِکُلِّ اُمَّۃٍ جَعَلْنَا مَنْسَکًا﴾[22:الحج:34]

ان شریعتوں کو ہی ان نبیوں کا مذہب کہتے ہیں۔ مذہب بدلتے رہتے ہیں۔ دین ایک ہی رہتا ہے۔ اسلام ان مذہبوں میں ہی دائر رہتا ہے۔ ان مذہبوں کی نسبت ہی سے اسلام کا تعارف ہوتا ہے۔ کبھی موسوی مذہب اسلام، کبھی عیسوی مذہب اسلام اور کبھی محمدی مذہب اسلام۔ جتنا اسلام کی نسبت سے دینی نام ضروری ہے اتنا ہی نبیوں کی نسبت سے مذہبی نام ضروری ہے۔ کیوں کہ اس مذہبی نسبت کے بغیر لفظ مسلم کا ابہام دور نہیں ہوتا۔ یہ پتا نہیں چلتا کہ وہ کس دور کا مسلم ہے۔ موسوی مسلم ہے یا عیسوی مسلم، محمدی مسلم ہے یا غیر محمدی۔ جب اس دور کے نبی محمد ﷺ ہی ہیں تو آج محمدی مسلم ہی صحیح مسلم ہو سکتا ہے۔ غیر محمدی مسلم صحیح مسلم نہیں ہو سکتا جو اپنے آپ کو صرف مسلم کہتا ہے اور محمدی نسبت کا اظہار نہیں کرتا اس کے اسلام کا کوئی اعتبار نہیں۔ وہ یا مسلم نہیں یا بے سمجھ ہے جو اسلام کی حقیقت کو نہیں سمجھتا۔ اس کا حال اس بے وقوف کا سا ہے جو پاکستان میں رہتے ہوئے پاکستانی تو کہلاتا ہے لیکن لاہوری یا ملتانی نہیں کہلاتا۔ وہ جس شہر کا رہنے والا ہے اس کی طرف نسبت کرنے کو برا جانتا ہے۔ وہ کہتا ہے ایک نسبت پاکستانی کافی ہے دوسری نسبت لاہوری یا ملتانی کی کیا ضرورت؟ یا اس کا حال اس بے وقوف سا ہے جو اپنے آپ کو صرف انسان کہتا ہے، کوئی نام نہیں رکھتا۔ وہ کہتا ہے ایک نام انسان کافی ہے جو اللہ نے رکھ دیا اور نام رکھنے کی کیا ضرورت؟ مسعود صاحب آپ کا بھی یہی حال ہے۔ آپ بھی بالکل یتیم الاسلام ہیں جو کہتے ہیں کہ نام ایک مسلم ہی ٹھیک ہے جو اللہ نے رکھ دیا ہے اب اور نام کی کیا ضرورت؟ مسعود صاحب! آپ یہ نہیں دیکھتے کہ مسلم مسلم میں فرق ہے۔ کوئی مسلم موسوی، کوئی عیسوی، کوئی محمدی، کوئی غیر محمدی۔ کوئی حنفی، کوئی شافعی، کوئی شیعہ، کوئی خارجی۔ سب کو مسلم کہنا اور ان میں فرق نہ کرنا گدھے اور گھوڑے کو برابر کرنا ہے۔ مسلم مسلم میں تمیز ضروری ہے۔ کہ کون کیسا مسلم ہے۔ اور اسلام کی تمیز وقت کے نبی کے ساتھ ہی ہو سکتی ہے، اس کے بغیر

نہیں۔ وقت کا نبی ہی معیار ہو سکتا ہے۔

اس لیے حدیث میں ہے "مَحَمَّدٌ فَرْقٌ بَیْنَ النَّاسِ" ❶ کہ اب کفر اور اسلام حق اور باطل میں معیار صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جو اپنی نسبت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے رکھے وہ مسلم باقی غیر مسلم۔

مسعود صاحب! آپ کہتے ہیں مسلم کے بعد کوئی اور نام رکھنا جائز نہیں کیوں کہ اس میں فرقہ واریت ہے۔ میں کہتا ہوں محمد ﷺ کی نسبت سے نام رکھنا تو فرض ہے اس میں کوئی فرقہ واریت نہیں اس کے بغیر تو اسلام ہی پورا نہیں۔ مسعود صاحب فرقہ واریت تو اس نام میں ہوتی ہے جو حق کے مقابلے میں ہو۔ جو نام باطل کے امتیاز کے لیے ہو اس میں فرقہ واریت کیسی؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت رکھنا تو باطل سے امتیاز کے لیے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد اسلام اسی کا صحیح ہے جو اپنی نسبت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے رکھے۔ جو اپنی نسبت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں رکھتا' وہ مسلم ہی نہیں۔ جیسے لَاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ پڑھنے سے کوئی مسلمان نہیں ہوتا' محمد رسول اللہ ساتھ پڑھنا ضروری ہے۔ اسی طرح فقط مسلم کہلانے سے مسلم نہیں ہوتا۔ محمدی یا اہل سنت یا اہل حدیث ہونا ضروری ہے۔ محمد ﷺ کی بعثت کے بعد اسلام نام ہی محمدیت کا ہے۔ یہ محمدیت ہی آج کفر واسلام میں فصل ہے۔ اور "مَحَمَّدٌ فَرْقٌ بَیْنَ النَّاسِ" کا بھی یہی مطلب ہے۔

مسعود صاحب! آپ اہل حدیث سے دور کیا ہوئے منکرین حدیث کے قریب ہو گئے۔ منکرین حدیث قرآن کا نام لے کر حدیث کا انکار کرتے ہیں' آپ مسلم کا نام لے کر اہل حدیث کا انکار کرتے ہیں۔ حال آنکہ جیسے حدیث کے بغیر دین کامل نہیں ہوتا اسی طرح اہل حدیث کے بنے بغیر مسلم کامل نہیں ہوتا۔ وہ حدیث رسول کا انکار کر کے رسول کے منکر ہو گئے آپ نسبت رسول کا انکار کر کے رسول اللہ سے لا تعلق ہو گئے۔

مسعود صاحب آپ کہتے ہیں اہل حدیث ایک فرقہ ہے' میں کہتا ہوں کس وجہ سے؟

---

❶ (صحیح البخاری' کتاب الاعتصام بالکتب والسنة' باب الاقتداء بسنن رسول اللہ ﷺ ص 606 رقم 7281 ... مشکوة' کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتب والسنة رقم 144)

آپ کہتے ہیں تقلید کرنے کی وجہ سے'میں کہتا ہوں جو تقلید کرنے لگ جائے وہ اہل حدیث ہی نہیں اہل حدیث فرقہ کیسے بن جائے گا۔ اہل حدیث اور مقلدین میں تو تقابل تضاد ہے جو اہل حدیث ہے وہ مقلد نہیں' جو مقلد ہے وہ اہل حدیث نہیں۔ اگر آپ کہیں کہ اہل حدیث بھی تقلید کرتے ہیں اور اہل حدیث بھی کہلاتے ہیں' میں کہتا ہوں کیا بدعتی اور مشرک مسلمین نہیں کہلاتے مسعود صاحب اگر ایسی باتوں سے کوئی جماعت فرقہ بننے لگے تو مسلمین پھر سب سے پہلے فرقہ ہے۔ کونسی ایسی برائی ہے جو مسلمین میں نہیں۔ تقلید مسلمین میں' بدعات مسلمین میں کفر و شرک مسلمین میں۔ اگر ان قباحتوں کے باوجود مسلمین فرقہ نہیں بنتا تو اہل حدیث فرقہ کیسے بن جائے گا۔ ؟ اگر آپ کہیں کہ اہل حدیث نام میں فرقہ واریت ہے' مسلمین نام میں فرقہ واریت نہیں' میں کہتا ہوں فرقہ واریت سے آپ کی کیا مراد ہے ؟ اگر آپ کہیں' جس نام میں دوسروں سے مقابلہ ہو' فرق و امتیاز ہو' فرقہ وارانہ نام ہے۔ میں کہتا ہوں پھر تو فرقہ واریت مسلمین نام میں بھی ہے۔ اس میں بھی کافروں سے مقابلہ ہے۔ ان سے بھی فرق و امتیاز ہے۔ آپ مسلم کو خود امتیازی نام مانتے ہیں۔ ملاحظہ ہو "مذہب اہل حدیث کی حقیقت" صفحہ 5۔ اگر آپ کہیں مطلق مقابلہ نہیں بلکہ اہل حق سے مقابلہ مراد ہے مسلم کا مقابلہ تو کافروں سے ہے 'لیکن اہل حدیث کا مقابلہ تو کافروں سے نہیں۔ اہل حدیث فرقہ تو مسلمان فرقوں کے مقابلے میں ہے۔ میں کہتا ہوں کیا مسلمان فرقوں میں اہل باطل نہیں ؟ اگر ہیں اور یقیناً ہیں تو اہل حدیث کا مقابلہ بھی اہل باطل سے ہے۔ اہل حق سے نہیں اور یہ نام اہل باطل کے مقابلے میں ہے۔ اہل حق کے مقابلے میں نہیں۔ اگر آپ کے خیال میں یہ اہل حق کے مقابلے میں ہے تو بتائیے وہ کون سے اہل حق ہیں جن کے مقابلے میں یہ فرقہ اہل حدیث ہے ؟ اور اگر یہ اہل حق کے مقابلے میں نہیں بلکہ اہل باطل کے مقابلے میں ہے تو پھر اہل حدیث فرقہ کیسے ؟ پھر یا تو مسلمین بھی فرقہ ہوگا کیوں کہ وہ کافروں کے مقابلے میں ہے یا پھر اہل حدیث بھی فرقہ نہیں ہوگا کیوں کہ وہ اہل باطل کے مقابلے میں ہے۔ مسعود صاحب! اگر آپ کہیں اہل حدیثوں میں اہل حدیث نام رکھا تھا امتیاز کے لیے۔ اب اگر اہل حدیث گمراہ ہونے لگ جائیں تو پھر اہل حدیث کیا نام رکھیں گے ؟ میں کہتا ہوں مسعود

صاحب! کیا مسلمین نام میں کافروں سے امتیاز نہیں ؟ اگر ہے اور یقیناً ہے تو پھر اگر مسلمین کافر بننے لگ جائیں تو پھر مسلمین کیا کریں گے ؟ اگر آپ کہیں مسلمین نام تو اللہ نے رکھا ہے' ہماری بلا سے کوئی کچھ بنے، ہم تو مسلمین ہی رہیں گے۔ میں کہتا ہوں سوال یہ نہیں کہ مسلم نام کس نے رکھا ہے' سوال یہ ہے کہ اگر مسلمین بگڑنے لگیں تو پھر کافر اور مسلم میں امتیاز کیسے ہوگا ؟ ایک یہودی بھی مسلم ہے' ایک عیسائی بھی مسلم ہے۔ قرآن نے ان کو بھی مسلمین ہی کہا ہے۔ ایک محمدی بھی مسلم ہے اور آج مسلمانوں میں کتنے فرقے ہیں جو باہم دست و گریبان ہیں لیکن سبھی اپنے آپ کو مسلم کہتے ہیں۔ آخر یہ امتیاز کیسے ہوگا کہ اصلی مسلم کون ہے ؟ مسعود صاحب! مسلم نام میں بھی امتیاز ہے اور اہل حدیث نام میں بھی امتیاز ہے' لیکن جو اشتراک مسلم میں ہے وہ اہل حدیث میں نہیں۔ مسلم گویا ایک جنس ہے جس کو فصل کی ضرورت ہے۔ اہل حدیث ایک فصل ہے جس کو مزید کسی فصل کی ضرورت نہیں۔ اس لیے ہم نے اہل حدیث نام رکھا ہے۔

مسعود صاحب! جیسے صحیح اور جامع مانع تعریف کے لیے جنس قریب کے ساتھ فصل قریب کا ہونا ضروری ہے اسی طرح اصلی مسلم بننے کے لیے اہل حدیث ہونا ضروری ہے۔ کیوں کہ اہل حدیث قریب ترین فصل ہے۔ مسلم جنس قریب ہے اور اہل حدیث فصل قریب ہے۔ مسلم کی صحیح تعریف یہ ہے کہ وہ اہل حدیث ہو۔ مسلم نام میں پہلی امتیں اور اس امت کے تمام فرقے شریک ہیں۔ پہلی امتوں سے امتیاز کے لیے محمد ﷺ کی ذات معیار ہے جو کہ فصل ہے۔ پہلے مسلمان موسوی اور عیسوی اور اس امت کے مسلمین محمدی۔ اس امت کے اہل بدعت سے امتیاز کے لیے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت معیار ہے' جس کے لیے اہل سنت کا نام امتیاز اور فصل ہے۔ پھر سنت کے جانچنے کے لیے حدیث رسول معیار ہے۔ جس کے لیے اہل حدیث نام امتیاز اور فصل ہے۔ غرض یہ کہ ہر قسم کے امتیاز کے لیے معیار محمد رسول اللہ ﷺ ہیں اور "مَحَمَّدٌ فَرقٌ بَیْنَ النَّاسِ" کا بھی یہی منشا ہے۔

مسعود صاحب! آپ کہتے ہیں کہ اہل حدیث پہلے مسلم بنے' پھر مسلم سے اہل سنت بنے' پھر اہل سنت سے اہل حدیث بنے۔ اب پتا نہیں یہ کیا بنیں گے۔ میں کہتا ہوں مسعود

صاحب یہ سب جہالت کی باتیں ہیں۔ ہم بنے نہیں، ہم جو کچھ ہیں پہلے دن سے ہیں فرق صرف اعتباری ہے۔ کسی وقت ہمارا کوئی نام مشہور ہو گیا، کسی وقت کوئی۔ ہر نام میں ہمارا معیار "مُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ" ہے۔ اہل سنت کہلائیں یا اہل حدیث۔ ہم اللہ کے مقرر کردہ معیار سے آگے نہیں گزرتے۔ اگر ہم اہل سنت ہیں تو سنت سے مراد سنت رسولؐ ہے۔ اور اگر ہم اہل حدیث ہیں تو حدیث سے مراد حدیث رسول ہے۔ غرض یہ کہ ہمارے ہر امتیازی نام کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے۔ کسی غیر کی طرف نہیں اور یہ ہماری حقانیت کی دلیل ہے۔

مسعود صاحب! آپ نے اپنے رسالہ "مذہب اہل حدیث کی حقیقت" میں لکھا ہے کہ اہل حدیث بگڑ گئے ہیں اور ان میں تقلیدی فرقے بن گئے ہیں۔ مثلاً غزنویہ، روپڑیہ، ثنائیہ وغیرہ۔ میں کہتا ہوں کہ یہ مذہبی فرقے نہیں، یہ خاندانی نام ہیں۔ چوں کہ اہل حدیث سے بغض رکھنے کی وجہ سے آپ پر اللہ کی مار ہے۔ اس لیے آپ ایسی غلط باتیں اہل حدیث سے منسوب کرتے رہتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ تقلیدی فرقے نہیں ہیں۔ اگر مان لیا جائے کہ یہ تقلیدی فرقے بن گئے ہیں تو پھر یہ اہل حدیث کہاں رہے۔ یہ اپنی نسبتیں غیر نبی کی طرف کرنے کی وجہ سے خود ہی اہل حدیث سے نکل گئے۔ جب حنفی اپنی نسبت امام ابو حنیفہؒ کی طرف کر کے اہل سنت نہ رہے تو یہ اپنی نسبتیں غیر نبی کی طرف کر کے اہل حدیث کہاں رہیں گے۔؟

مسعود صاحب آپ جتنا بھی زور لگالیں، آپ اہل حدیث کو فرقہ نہیں ثابت کر سکتے کیوں کہ فرقے کی کوئی تعریف بھی اس پر صادق نہیں آتی، البتہ آپ کی نو مولود جماعت، جماعت المسلمین ہر لحاظ سے فرقہ ہے۔ فرقہ کی ہر تعریف اس پر صادق آتی ہے۔ اس جماعت کے فرقہ ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ یہ حال میں فتنوں کے زمانوں میں بنی ہے۔ اس نام کی پہلے کوئی جماعت نہ تھی۔ 1385ھ میں آپ نے اس کی بنیاد رکھی۔ اس جماعت کے بانی و مؤسس آپ ہیں۔ اس جماعت کا تعارف آپ کے تعارف کے ساتھ ہے۔ جو بھی کہے گا یہی کہے گا مسعود بی۔ ایس سی کی جماعت المسلمین۔ آپ کے حوالے کے بغیر

اس کا حسب و نسب جانا ہی نہیں جا سکتا۔ دنیا کا کوئی مسلمان جو آپ کی جماعت سے پہلے متعارف نہ ہو اگر یہ پڑھے یا سنے کہ کراچی میں جماعت المسلمین کا جلسہ ہوگا تو جب تک اسے یہ نہ بتایا جائے وہ جان ہی نہیں سکتا کہ یہ کس جماعت کا جلسہ ہے اور یہ جماعت المسلمین کون سی جماعت ہے۔ کیا اس کی تعریف ہے۔ آپ کی جماعت المسلمین کا نام سن کر خواہ وہ حدیث کا کتنا بڑا عالم کیوں نہ ہو اس کا ذہن کبھی بھی اس جماعت المسلمین کی طرف نہیں جائے گا' جس کا ذکر بخاری و مسلم میں ہے جس کو پیش کر کے آپ دھوکا دیتے ہیں کہ ہماری جماعت وہ جماعت ہے جس کا ذکر بخاری و مسلم میں ہے۔ اس کو یہ بتانا ہی پڑے گا کہ یہ جماعت ایک نئی جماعت ہے جو حال ہی میں کراچی میں بنی ہے۔ جس کو ایک یتیم الاسلام بی۔ ایس سی پاس مسعود نامی شخص نے ملازمت سے ریٹائر ہو کر سمندر کے کنارے بیٹھ کر (علی شفاء جرف اھار) بنایا ہے۔ جواب مسعود بی۔ ایس سی کی جماعت المسلمین کے نام سے مشہور ہے۔

مسعود صاحب! آپ کہتے ہیں کہ اہل حدیث کا لقب صرف علما حدیث کے لیے استعمال ہوتا ہے' فرقہ وارانہ نام کی حیثیت سے یہ اب استعمال ہونے لگا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ مسعود صاحب آپ کے اکثر اعتراضات کی وجہ آپ کی جہالت ہے۔ اگر آپ کو اتنا پتا ہوتا کہ اہل حدیث اور محدث میں کیا فرق ہے تو آپ یہ بے ہودہ اعتراض کبھی نہ کرتے۔ آپ کو اتنا بھی پتا نہیں کہ اہل حدیث کسے کہتے ہیں اور محدث کسے؟ مسعود صاحب! اہل حدیث کا لفظ عام ہے جس کا اطلاق حدیث کے عالم اور حدیث کے عامل دونوں پر ہوتا ہے اور محدث کا اطلاق صرف حدیث کے عالم پر ہوتا ہے۔ اسی جہالت کی وجہ سے آپ نے یہ کہا ہے کہ جاہل کو اہل حدیث کہنا جاہل کو عالم کہنے کے مترادف ہے۔ میں کہتا ہوں یہ ترادف ایسا ہی ہے جیسے آپ کو عالم کہنا۔

مسعود صاحب! اہل حدیث ایک مذہبی جماعت ہے جس میں قرآن و حدیث کو ماننے والے عالم اور جاہل دونوں شامل ہیں۔ آپ امام المسلمین بن گئے' لیکن آپ کو اتنا بھی پتا نہیں کہ جو مذہب کسی جماعت کے علما کا ہوتا ہے وہی مذہب ان علما کے ماننے والے جہلا کا ہوتا ہے۔ شیعہ عالم بھی شیعہ کہلاتا ہے' شیعہ جاہل بھی شیعہ کہلاتا ہے۔ اسی طرح حنفی عالم

بھی حنفی کہلاتا ہے اور حنفی جاہل بھی حنفی کہلاتا ہے' یہ ایسی موٹی بات ہے جسے ہر کوئی جانتا ہے اور یہی قرآنی اصول ہے۔ اسی اصول پر قرآن مجید عام بنی اسرائیل کی مذمت کرتا ہے۔ حال آنکہ وہ بات کہی ہوئی ان کے اسلاف اور علما کی ہوتی ہے۔

مسعود صاحب! سنا ہے آپ قرآن مجید کی تفسیر لکھنے کی سوچ رہے ہیں' خدارا! یہ ظلم نہ کرنا۔ آپ جیسا بے سمجھ اور سطحی علم رکھنے والا قرآن مجید کی تفسیر کیا کرے گا؟ خدا سے ڈریں فضلو و اضلوا کا مصداق نہ بنیں۔ مسعود صاحب آپ دفتری آدمی ہیں۔ آپ کیا جانیں تفسیر کیا ہوتی ہے؟ تفسیر کرنا کلرکوں کا کام نہیں' تفسیر کرنا سمجھ والے عالموں کا کام ہے۔ غلطی تو عالموں سے بھی ہو جاتی ہے۔ لیکن عالم کی غلطی اللہ معاف کر دیتا ہے لیکن اگر جاہل تفسیر کرنے لگ جائے صرف اس زعم میں کہ میں اچھا منشی اور انشا پرداز ہوں' تو اللہ اس کی غلطی معاف نہیں کرتا۔ کیوں کہ اس کو یہ حق ہی نہیں پہنچتا کہ وہ قرآن مجید کی تفسیر کرے۔ جب وہ عالم نہیں۔ اس کام کا اہل نہیں تو وہ یہ غلط کام کیوں کرتا ہے۔ اگر اس سے غلطی نہ ہو' تب بھی وہ مجرم ہے۔ مسعود صاحب جب آپ کو اتنا پتا نہیں کہ اہل حدیث کے کیا معنی ہو سکتے ہیں تو آپ اہل کتاب اور اہل انجیل کے معنی کیا خاک سمجھیں گے اور جب آپ اہل کتاب کے معنی نہ سمجھتے ہوں تو آپ قرآن کی تفسیر کیا کریں گے؟

مسعود صاحب آپ کہتے ہیں اہل حدیث سے مراد صرف حدیث کے عالم ہیں۔ میں کہتا ہوں' اللہ جو قرآن مجید میں اہل کتاب کا لفظ استعمال کرتا ہے' تو کیا اس سے صرف کتاب کے عالم مراد ہیں یا عام یہود و نصاریٰ بھی جو اس کتاب کے ماننے والے ہیں۔ مسعود صاحب اہل کتاب کا ذبیحہ جو حلال ہے یا اہل کتاب کی عورتوں سے جو نکاح جائز ہے تو کیا اس سے صرف کتاب کے عالموں کا ذبیحہ اور ان کی عورتیں مراد ہیں یا اہل کتاب سے مراد عام یہود و نصاریٰ ہیں جن میں عالم اور جاہل سب شامل ہیں۔ مسعود صاحب اہل کتاب سے مراد بالاتفاق ایک خاص مذہب کے لوگ ہیں' عالم ہوں یا جاہل تو اہل حدیث سے مراد وہ سب کیوں نہیں ہو سکتے جن کا مذہب قرآن و حدیث ہو' وہ عالم ہوں یا جاہل۔

مسعود صاحب! آپ کی جہالت و ہٹ دھرمی کا یہ حال ہے کہ جب اہل حدیث اپنی

حقانیت کے ثبوت میں پہلے عالموں کے حوالے پیش کرتے ہیں تو آپ کہہ دیتے ہیں کہ تم اہل حدیث ہو تم اصحاب الحدیث نہیں۔ علی بن مدینی اور عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے جو کچھ کہا ہے وہ اصحاب الحدیث کے بارے میں کہا ہے۔اس لیے تم وہ نہیں، میں کہتا ہوں مسعود صاحب اصحاب الحدیث اور اہل حدیث میں کیا فرق ہے ؟ اگر کوئی فرق ہو تو کسی مستند حوالے سے بیان کریں ورنہ آپ تسلیم کریں کہ یہ سب آپ کی چالاکیاں حق پر پردہ ڈالنے کے لیے ہیں۔ مسعود صاحب دیانت داری کی بات یہ ہے کہ اصحاب الحدیث اور اہل حدیث میں کوئی فرق نہیں۔ اگر علی بن مدینی نے اصحاب الحدیث کہا ہے تو امام احمد نے اہل حدیث کہا ہے۔ شرف اصحاب الحدیث میں علی بن مدینی کا قول بھی اہل حدیث ہی ہے۔ جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ محدثین کے نزدیک اصحاب الحدیث اور اہل حدیث میں کوئی فرق نہیں ہے۔ کسی نے اصحاب الحدیث کہہ دیا کسی نے اہل حدیث۔ بات ایک ہی ہے۔ قرآن مجید دوزخیوں کے لیے اصحاب النار کا لفظ بھی استعمال کرتا ہے اور اہل النار کا بھی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اصحاب اور اہل کے ایک ہی معنی ہیں۔ جیسے اصحاب النار اور اہل النار میں کوئی فرق نہیں اسی طرح اصحاب الحدیث اور اہل حدیث میں کوئی فرق نہیں۔ ایک معنی اور مفہوم کو ادا کرنے کے لیے کئی الفاظ استعمال ہو سکتے ہیں۔ پہلے تو تثنیہ کو تثنیہ بھی کہتے تھے اور اثنان بھی۔ جمع کو جمع بھی کہتے تھے اور جمیع اور جماعت بھی۔ چنانچہ بخاری شریف میں ہے:

اَلْقِنْوُ الْعِذْقُ وَالْاِثْنَانِ قِنْوَانِ وَ الْجَمَاعَةُ اَيْضًا قِنْوَانٌ رِبِّيُّوْنَ الجمع وَالْوَاحِدُ رِبِّيٌّ لُغَةُ اَهْلَ الْحِجَازِ هَلُمَّ لِلْوَاحِدِ وَالْاَثْنَيْنِ وَالْجَمِيْعِ (1)

جیسے جمع، جمیع اور جماعت میں کوئی فرق نہیں، تثنیہ اور اثنان میں کوئی فرق نہیں اسی طرح اصحاب الحدیث اور اہل حدیث میں کوئی فرق نہیں۔

مسعود صاحب جب سے آپ کو جماعت المسلمین کا خبط ہوا ہے اس وقت سے آپ کو اہل حدیث نام بہت برا لگتا ہے۔ اسی لیے آپ اس پر الٹے سیدھے اعتراض کرتے رہتے

---

(1) (بخاری، کتاب الصلوۃ، باب تعلیق القنو فی المسجد، ص 36 رقم 421)

ہیں۔ہم چاہتے ہیں کہ آپ کے ممکنہ اعتراضات کا جائزہ لے کر آپ کو بتائیں کہ اہل حدیث کے نام سے بغض رکھنا اور اس پر بے جا اعتراض کرنا صرف آپ کی شقاوت ہے' ورنہ قرآن و حدیث کے ماننے والوں کے لیے یہ نام برا نہیں بلکہ موزوں ہے۔ نہ ہی اس پر کوئی اعتراض ہے۔نہ اس میں کوئی فرقہ واریت ہے کیوں کہ اس کی بنیاد قرآن وحدیث ہے۔اس نام کی نسبت بھی قران وحدیث کی طرف ہے جو اصل اسلام ہے کسی غیر کی طرف نہیں۔ناموں کے سلسلے میں قرآنی تعلیم بھی یہی ہے کہ تم لوگوں کو ان کی اصل کی نسبت سے پکارو۔ یہی انصاف والی بات ہے۔

﴿اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَاللهِ﴾[33:الاحزاب:5]

چوں کہ ہمارا اصل قرآن وحدیث ہے' اور یہی ہمارے مسلمات ہیں اس لیے ان کی نسبت سے ہی ہمارا نام اہل حدیث ہے اور بہترین نام وہی ہوتا ہے جو مسلمات کی نسبت سے ہو۔نہ اس سے شیخی اور فخر کا شائبہ ہو۔

﴿فَلَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ﴾[53:النجم:32]..﴿ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ﴾[4:النساء:49]

کی وعید کا ڈر۔ جیسا کہ مسلمین اور مومنین کہلوانے یا حزب اللہ اور اولیاء اللہ بننے میں ہے اور کسی گمراہی کا خدشہ بھی نہیں۔

مسعود صاحب! آپ اعتراض کرتے ہیں کہ جب اللہ نے مسلمین نام رکھا ہے تو پھر اہل حدیث نے خود ساختہ نام ''اہلحدیث'' کیوں رکھ لیا۔ میں کہتا ہوں مسعود صاحب اللہ نے آدم کی سب اولاد کا نام انسان رکھا ہے تو آپ نے یہ خود ساختہ نام مسعود کیوں رکھ لیا؟ کیا آپ کو انسان نام پسند نہیں۔اگر آپ کہیں انسان تو ایک نوع ہے جس کے افراد بہت سے ہیں لہذا تعارف کے لیے ان افراد کے نام رکھنا ضروری ہے۔ میں کہتا ہوں یہی صورت مسلمین کی ہے۔ مسلمین کے بھی کئی فرقے ہیں چنانچہ تعارف کے لیے ان کے نام رکھنا بھی ضروری ہے۔اگر آپ اعتراض کریں کہ آپ نے اللہ کا رکھا ہوا نام مسلمین چھوڑ کر اپنا بنایا ہوا نام اہل حدیث کیوں رکھ لیا' میں کہتا ہوں کہ آپ نے اللہ کا رکھا ہوا نام انسان چھوڑ کر اپنا بنایا

ہوا نام مسعود کیوں رکھ لیا۔ اگر آپ جواب دیں کہ میں نے اللہ کا رکھا ہوا نام انسان چھوڑا نہیں، میں انسان بھی ہوں اور مسعود بھی بلکہ پہلے انسان بعد میں مسعود ہوں۔ میں کہتا ہوں ہم نے بھی اللہ کا رکھا ہوا نام مسلمین چھوڑا نہیں۔ ہم مسلمین بھی ہیں اور اہل حدیث بھی۔ بلکہ ہم پہلے مسلمین ہیں بعد میں اہل حدیث بلکہ اہل حدیث مسلمین ہی کی ایک قسم ہے۔ جیسے اللہ کے نزدیک ہم سب انسان ہیں، لیکن لوگوں میں امتیاز کی خاطر ہمارے مختلف نام ہیں تاکہ تعارف کرانے اور بلانے میں آسانی ہو۔ اسی طرح اگر ہم فرماں برداری کریں تو اللہ کے نزدیک ہمارا نام مسلمین ہے اور مختلف فرقوں سے امتیاز کے لیے ہمارا نام اہل سنت اہل حدیث ہے۔ اگر آپ کہیں قرآن و حدیث میں تو یہ نام نہیں ہے، آپ نے یہ نام کہاں سے لے لیا، میں کہتا ہوں ہم نے یہ نام قرآن و حدیث سے لیا ہے جیسے ہم اپنے تمام مسائل قرآن و حدیث سے لیتے ہیں ویسے ہی ہم نے یہ نام لیا ہے۔ وہ یوں کہ حدیث کلام اللہ اور کلام الرسول دونوں کو کہتے ہیں۔ قرآن نے خود کو کئی جگہ حدیث کہا ہے۔ ملاحظہ ہوں یہ چند آیات:۔

1... ﴿ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ﴾ [18:الكهف:6]

2...﴿ فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ ﴾[52:الطور:34]

3...﴿ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ﴾[53:النجم:59]

4... ﴿ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴾[56:الواقعة:81]

5... ﴿فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ﴾[68:القلم:44]

جب حدیث کا لفظ قرآن و حدیث دونوں پر بولا جاتا ہے تو قرآنی ترکیب اہل کتاب اور اہل انجیل کی رو سے قرآن و حدیث کے ماننے والے کو اہل حدیث ہی کہہ سکتے ہیں۔

مسعود صاحب! جب حدیث کا لفظ جس معنی میں ہم نے لیا ہے قرآن و حدیث میں موجود اہل حدیث کی ترکیب بھی قرآن و حدیث میں موجود۔ اہل حدیث کی طرح مسلمات پر مبنی نام اہل کتاب اہل انجیل بھی قرآن و حدیث میں موجود تو ثابت ہوا کہ اہل حدیث نام کی بنیاد کلی طور پر قرآن و حدیث ہے۔ اگر آپ کہیں اہل حدیث نام کی بنیاد بے شک قرآن و حدیث ہے لیکن یہ نام قرآن و حدیث میں نہیں۔ میں کہتا ہوں جب آپ مانتے ہیں کہ اس نام

کی بنیاد قرآن وحدیث ہے تو پھر اگر یہ نام قرآن وحدیث میں نہ بھی ہو تو کوئی حرج نہیں۔ کسی مذہبی نام کے درست ہونے کے لیے اس کا قرآن وحدیث میں ہونا ضروری نہیں۔ قرآن و حدیث پر مبنی ہونا ضروری ہے۔

مسعود صاحب! تعجب ہے کہ آپ قرآن و حدیث کو اہل حدیث نام کی بنیاد بھی مانتے ہیں اور پھر اس کو قرآن وحدیث کے اندر بھی تلاش کرتے ہیں۔ مبنی چیز بنا کے اوپر ہی ہوتی ہے اندر نہیں ہوتی۔ اسلام یعنی قرآن وحدیث بنیاد ہے اور مذہب اہل حدیث اسی پر مبنی ایک عمارت اور عمارت کا نام عمارت کے اوپر ہوتا ہے۔ بنیاد میں نہیں ہوتا۔ جو چیز ہمارے مذہب کی بنا ہے وہی چیز ہمارے مذہب کے نام کی بھی بنا ہے اور قرآن وحدیث کا اس نام کی بنیاد ہونا اس کی صحت اور درستی کے لیے کافی ہے۔ اگر آپ کہیں ہمارا نام جماعت المسلمین تو بخاری و مسلم میں ہے تو میں کہتا ہوں بخاری و مسلم میں جس جماعت المسلمین کا ذکر ہے وہ آپ کی جماعت المسلمین نہیں ہے۔ آپ کی جماعت المسلمین تو بنی 1385ھ میں کراچی میں ہے۔ بخاری و مسلم میں اس کا ذکر کیسے آسکتا ہے؟ بخاری و مسلم والی جماعت المسلمین تو تیرہ چودہ سو سال پہلے کی ہے۔ اگر آپ کی جماعت وہی ہوتی تو آپ کو خود بنیاد رکھنے کی کیا ضرورت تھی؟ اگر آپ کہیں ہماری جماعت کا نام تو وہی ہے میں کہتا ہوں نام تو جعلی چیز کا بھی وہی ہوتا ہے۔ جب جماعت ہی وہ نہیں جس کا نام ہے تو فقط نام کو کیا کریں گے۔ آج کل یہی تو ٹھگی ہے۔ چیز اور ہوتی ہے' نام وہی رکھ لیتے ہیں۔ چیز بنی پاکستان کی ہوتی ہے مہر باہر کی لگا دیتے ہیں۔

مسعود صاحب! بخاری و مسلم والی جماعت المسلمین میں تو سب مسلمین آتے ہیں اس کا اطلاق کسی خاص فرقے پر نہیں ہوتا۔ آپ کی جماعت المسلمین تو ایک خاص فرقہ ہے جو کراچی میں بنا ہے۔

جیسا کہ آپ نے اپنے رسالے "جماعت المسلمین" کے قیام کا پس منظر میں خود تسلیم کیا ہے لہذا آپ کی جماعت المسلمین وہ جماعت المسلمین نہیں البتہ نام ضرور آپ نے چرا لیا ہے' جو آپ کی جماعت پر فٹ نہیں آتا۔ جس سے آپ کی چوری ظاہر ہوتی ہے۔

جماعت المسلمین تو سب مسلمانوں کو کہتے ہیں۔ نیک ہوں یا بد' منافق ہوں یا مومن۔

مسعود صاحب! آپ ہی بتائیں رسول اللہ ﷺ نے جو ((فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَدَعْوَتَهُمْ)) ❶ فرمایا تھا تو عورتیں باہر جا کر جماعت المسلمین کے ساتھ عید پڑھیں تو کیا اس جماعت المسلمین میں عبداللہ بن ابی منافق اور اس کی پارٹی شامل نہ تھی۔ اگر شامل تھی تو ثابت ہو گیا کہ جماعت المسلمین عام مسلمانوں کو کہتے ہیں اس سے کوئی خاص جماعت مراد نہیں ہوتی جیسی آپ نے بنائی ہے اور اگر عبداللہ بن ابی اور اس کی پارٹی اس جماعت المسلمین میں شامل نہ تھے تو پھر آپ ثابت کریں کہ وہ عید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے علیحدہ پڑھا کرتے تھے اور یہ آپ ثابت نہیں کر سکتے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ آپ کا علیحدہ جماعت المسلمین نام رکھنا سراسر دھوکا دہی ہے۔

مسعود صاحب! آپ اگر کہیں ہمارا نام مسلمین تو قرآن میں ہے' لہٰذا یہ کہنا غلط ہے کہ نام بنیاد میں نہیں ہوتا ہمارا نام تو بنیاد میں ہے۔ میں کہتا ہوں' یہ کہنا غلط نہیں کہ نام بنیاد میں نہیں ہوتا۔ یہ تو مشاہدہ اور تجربہ ہے کہ عمارت کا نام تو عمارت پر ہی ہوتا ہے۔ بنیاد میں نہیں ہوتا۔ البتہ مسلمین نام جو قرآن میں ہے تو یہ اس لیے ہے کہ یہ اسلام کی نسبت سے بنیادی نام ہے۔ کیوں کہ اسلام ایک بنیاد ہے اور بنیاد کا نام بنیاد میں ہی ہو سکتا ہے۔ عمارت کا نام بنیاد میں نہیں ہو سکتا۔ اسلام دین ہے جو بنیاد ہے۔ اہل حدیث مذہب ہے جو اس بنیاد پر عمارت ہے۔ اس لیے مسلم نام قرآن میں ہے۔ اہل حدیث جو اس پر تعمیر ہے وہ قرآن میں نہیں۔ مذہبی نام کا دینی بنیاد پر مبنی ہونا ضروری ہے۔ ورنہ وہ غلط ہے اور یہ آپ کو بھی تسلیم ہے کہ اہل حدیث نام قرآن وحدیث پر مبنی ہے۔

مسعود صاحب! اصل میں آپ کو مغالطہ وہی مذہب اور دین کا ہے۔ آپ کو پتا نہیں کہ دین اور مذہب میں کیا فرق ہے؟ اس لیے آپ مسلم اور اہل حدیث کے فرق کو نہیں سمجھتے۔ آپ کہتے ہیں کہ ہمارا نام مسلم تو قرآن مجید میں ہے۔ تم اپنا نام اہل حدیث قرآن میں

---

❶ (بخاری: كتاب العيدين' باب اعتزال الحيض المصلى 'ص 77 رقم 981 مشكوة :كتاب الصلوة 'باب صلوة العيدين فصل اول رقم 1431)

دکھاؤ۔ ہم کہتے ہیں کہ مسلم نام آپ کے اکیلے کا کیسے ہو گیا' مسلم نام تو سب کا ہے۔ جیسا آپ کا ویسا سب کا۔ اگر یہ خاص آپ کا ہے تو اس کا ثبوت دیں۔ اگر آپ کہیں ہم نے اپنی جماعت کا جو نام رکھا ہے' ہم کہتے ہیں یہی تو آپ کی بے وقوفی ہے جس کو آپ سمجھتے نہیں۔ نام رکھا تو خود ہے اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ نے رکھا ہے۔ اگر آپ کہیں اللہ نے جو سماکم المسلمین کہا ہے' میں کہتا ہوں کہ یہ صرف آپ کے لیے تو نہیں کہا۔ یہ تو سب کے لیے ہے۔ آپ کے لیے کوئی تخصیص ہو تو بتائیں۔ تخصیص تو آپ خود کرتے ہیں۔ جس کا آپ کے پاس کوئی ثبوت نہیں۔ مسلم نام عام ہے جس میں سب برابر کے شریک ہیں کیوں کہ یہ نام دین کی نسبت سے ہے اور دین سب کا ایک رہا ہے۔ کیا پہلی امتیں اور کیا یہ امت ؟ مسعود صاحب! تخصیص تو مذہبی نام ہی سے ہوتی ہے۔ مسلم نام میں کوئی تخصیص نہیں۔ یہ آپ کی بے سمجھی ہے جو آپ مسلم نام کا اہل حدیث نام سے مقابلہ کرتے ہیں۔ مسلم دینی نام ہے جو پہلی امتوں کا بھی رہا ہے۔ اہل حدیث مذہبی نام ہے جو صرف اس امت کا ہی ہو سکتا ہے۔ جیسے دین اور مذہب کا مقابلہ نہیں۔ ایسے ہی مسلم نام اور اہل حدیث نام کا مقابلہ نہیں۔ اسلام ہمارا دین ہے۔ اہل حدیث ہمارا مذہب ہے۔ اگر آپ کہیں ہمارا دین مذہب سب ایک ہے ہم تو صرف مسلم ہیں' میں کہتا ہوں مسلم تو یہود و نصاریٰ بھی تھے۔ کیا آپ میں اور ان میں کوئی فرق ہے یا نہیں۔ اگر فرق ہے تو وہ مذہب ہی کا فرق ہے دین کا فرق نہیں۔ اسی لیے آپ مسلمان ہیں اور وہ اب کافر ہیں اور اگر آپ کے نزدیک کوئی فرق نہیں تو پھر ٹھیک ہے۔ جیسے وہ ویسے آپ۔ جہاں وہ وہیں آپ۔

مسعود صاحب! اسلام ایک دین ہے۔ اس کی بنیاد یہ عقیدہ ہے کہ فرماں برداری اللہ کی ہو لیکن وہ کیسے ہو۔ انسانوں میں اس کا پتا اس مذہب سے ہی لگتا ہے جو وہ عملاً اپنے لیے اختیار کرتے ہیں۔ اس لیے ہر مسلمان کے دو نام ہوتے ہیں۔ ایک دینی نام جو اس کے دین کو ظاہر کرتا ہے جو اللہ نے قرآن میں رکھ دیا جس کا ہر کلمہ گو دعویٰ کرتا ہے اور وہ ایک طرح سے موروثی سا ہو گیا ہے۔ دوسرا نام جو وہ عملی زندگی کے پیش نظر اپنے پسندیدہ مذہب کو ظاہر کرنے کے لیے رکھتا ہے۔ اگر کلمہ گو مسلمان واقعتہ اللہ کا فرماں بردار ہو جیسے اللہ کے رسول ﷺ نے بتایا ہے' تو اللہ کی رکھی ہوئی بنیاد یعنی اسلام اور اس کے اپنے طرز عمل سے تعمیر کردہ مذہب میں کلی مطابقت ہو گی۔ اگر بنیاد ہی اسلام کی ہو اور فرماں برداری غیر اللہ کی

ہو تو اسلام اور اس کی مذہبی تعمیر میں مطابقت نہیں ہوتی جس سے پتا لگ جاتا ہے کہ اس کی مذہبی تعمیر صحیح نہیں۔ کیوں کہ یہ اسلامی بنیاد قرآن وحدیث کے مطابق نہیں۔ جب بنیاد اور عمارت میں مطابقت ہوتی ہے تو ان کے ناموں میں بھی تطابق ہوتا ہے یعنی اسلام جو دین اور بنیاد ہے اور اختیار کردہ تعمیر جو مذہب ہے۔ ان دونوں کا نام ایک سا ہوتا ہے۔ یعنی وہ آپس میں مترادف ہوتے ہیں۔ جیسے اہل حدیث اور اسلام۔ اسلام دینی بنیاد ہے اور اہل حدیث عمارت ہے۔ اسی لیے اہل حدیث اور اسلام میں تطابق ہے۔ جب اسلام اور اختیار کردہ عملی مذہب میں مطابقت نہیں ہوتی تو ان کے ناموں میں بھی تطابق نہیں ہوتا۔ اسلام کچھ تقاضا کرتا ہے اور اس کا مذہبی نام کچھ تقاضا کرتا ہے۔ جیسے مقلدین کے نام حنفی وغیرہ۔ اسلام تو کہتا ہے کہ اطاعت اللہ کی ہو جیسے رسول بتائے' تقلیدی نام تقاضا کرتا ہے کہ وہ اپنے امام کے پیچھے جائے۔ اللہ کا حکم خواہ کچھ ہو تقلید زبان حال سے کہتی ہے مجھے کسی حکم سے کوئی سروکار نہیں۔ میرے لیے تو میرا امام ہی سرکار ہے۔

مسعود صاحب! اگر کہیں آپ نے اہل حدیث نام خود کیوں رکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کیا خود نام رکھنا جائز نہیں۔ اگر جائز نہیں تو منع کی دلیل پیش کریں اور یہ آپ کبھی نہیں کر سکتے۔ اگر آپ کہیں اہل حدیث نام قرآن وحدیث میں نہیں' اس لیے یہ نام رکھنا جائز نہیں' میں کہتا ہوں یہ کہاں لکھا ہے کہ جو نام قرآن وحدیث میں نہ ہو رکھنا جائز نہیں۔ قرآن وحدیث میں تو بلکہ نام رکھنے کی عام اجازت ہے۔ شرط صرف یہ ہے کہ نام اچھا ہو برا نہ ہو۔ حدیث میں ہے اَحْسِنُوْا اَسْمَاءَ کُمْ ❶ (اچھے نام رکھا کرو)

قرآن مجید میں ہے: ﴿لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ﴾ [49:الحجرات:11]
(برے نام نہ رکھا کرو)

حدیث میں ہے: کَانَ یُغَیِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِیْحَ ❷ (اگر نام برا ہوتا تو حضور ﷺ بدل دیا کرتے تھے)

---

❶ (ابو داؤد' کتاب الادب' باب تغیر الاسماء' ص 1584 رقم 4948)

❷ (جامع الترمذی' ابواب الادب' باب ما جاء فی تغییر الاسماء' رقم 2839.. سلسلة الاحادیث الصحیحة 370/1 رقم 207)

اگر آپ کہیں دین اللہ کا ہے' اس لیے نام وہ ہونا چاہیے جو اللہ رکھے۔ ہمیں خود نام نہیں رکھنا چاہیے' میں کہتا ہوں دین تو اللہ کا ہے اس لیے اس نے دینی نام رکھ دیا۔ ہم اور کوئی دینی نام نہیں رکھتے لیکن مذہب تو ہمارا ہے۔ کیوں کہ چلنا تو ہمیں ہے۔ جیسی چال اور جیسی راہ ہم اختیار کریں گے ویسا ہی ہم اس کا نام رکھیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ دینی نام تو اللہ نے رکھ دیا۔ مذہبی نام اللہ نے کوئی نہیں رکھا۔ اس کو لوگوں کے امتحان کے لیے ان کی صوابدید پر چھوڑ دیا۔

﴿قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا﴾

[17: بنی اسرائیل :84]

جو محمدی راہ اور محمدی چال چلتا ہے' وہ محمدی نسبت پسند کرتا ہے اور جو بھیڑ چال چلتا ہے یا اپنی مرضی کرتا ہے وہ کوئی اور نام پسند کرتا ہے۔ اس میں ہمارا امتحان ہے کہ ہم کیسی راہ اور کیسی چال اختیار کرتے ہیں اور پھر اس کا کیا نام رکھتے ہیں۔ دین کے بارے میں اللہ نے فرمایا ہے:

﴿ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ﴾[3:آل عمران:19] ﴿وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ﴾[3:آل عمران:85]

(یعنی اللہ کے ہاں دین اسلام ہے جو بدلا نہیں جا سکتا)

لیکن مذہب کے بارے میں فرمایا:

﴿ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّ مِنْهَاجًا ﴾[5:المائدہ:48] ﴿وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا﴾[22:الحج:34]

مذہب ہر امت کا علیحدہ علیحدہ ہے اس لیے ان کے نام بھی مختلف ہیں۔ دین پہلی امتوں کا بھی اسلام تھا اور ہمارا بھی اسلام ہے۔ اسلام کی نسبت سے وہ بھی مسلمین تھے' ہم بھی مسلمین ہیں۔ لیکن مذاہب اور شرائع کے اختلاف سے وہ یہود و نصاریٰ اور اہل کتاب تھے ہم محمدی اور اہل سنت اور اہل حدیث ہیں۔ ہمیں اپنے مذہب کے نام رکھنے کا حق ہے۔ ان کو اپنے مذہب کے نام رکھنے کا حق تھا۔ اس لیے ان کا مذہبی نام اور تھا اور ہمارا اور ہے۔ اس اختلاف مذاہب اور ان کے نام رکھنے میں ہمارا امتحان ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَلَوْ شَاءَ اللهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ لٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَا اٰتَاكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ﴾[5:المائدہ:48]

یعنی اللہ نے جو ہم سب کا مذہب ایک نہیں بنایا تو اس میں بڑی حکمت امتحان لینا ہے۔ لہذا ہمیں اچھی راہ اختیار کر کے اور اس کا اچھا نام رکھ کر امتحان پاس کرنے کی فکر کرنی چاہیے اور اچھی راہ نبی کی راہ ہوتی ہے اور ہمارے لیے اچھی راہ محمدی راہ ہے۔ جس کو سنت رسولؐ کہتے ہیں۔ اور اس کا اچھا نام اہل سنت اور اہل حدیث ہے۔ جس میں نسبت رسول ﷺ کی طرف ہو۔

مسعود صاحب! اگر آپ کہیں کہ جب اللہ نے مسلمین نام رکھ دیا تو اب اہل حدیث نام رکھنے کا کیا فائدہ ؟ میں کہتا ہوں جب حاکم صرف اللہ ہے تو اَطِيْعُوا اللهَ کہنے کے بعد اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ کہنے کا کیا فائدہ ؟ جو فائدہ اَطِيْعُوا اللهَ کے بعد اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ کا ہے وہی فائدہ مسلم کے بعد اہل حدیث کا ہے۔ مسلم کا نام فرماں برداری کا تقاضا کرتا ہے اہل حدیث کا نام بتاتا ہے فرماں برداری ایسے جیسے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بتاتی ہے۔

مسعود صاحب اگر آپ کہیں اہل حدیث نام سے فرقہ بنتا ہے' میں کہتا ہوں فرقہ اس نام سے بنتا ہے جو اسلام کا مخالف ہو' جو نام اسلام کا موضح ہو اس سے فرقہ نہیں بنتا۔ اہل حدیث نام فرقہ اس وقت بنتا جب حدیث اللہ رسول کی نہ ہوتی۔ جب حدیث کہتے ہی اللہ رسول کی بات کو ہیں تو مذہب اہل حدیث تو عین اسلام ہے' کیوں کہ اسلام نام ہی نبی ﷺ کی پیروی کا ہے اور نبی کی پیروی اس کی سنت پر عمل کرنے سے ہی ہو سکتی ہے۔ اور سنت کا پتا نبی کی حدیث سے ہی لگ سکتا ہے۔ اس لیے اہل حدیث بنے بغیر کوئی آدمی صحیح مسلم بن ہی نہیں سکتا بلکہ اصلی مسلم ہوتا ہی اہل حدیث ہے۔

اگر آپ کہیں مسلم کے بعد کوئی دوسرا نام رکھنا بدعت ہے اس لیے اہل حدیث نام رکھنا جائز نہیں۔ میں کہتا ہوں اگر مسلم کے بعد کوئی نام رکھنا بدعت ہے تو یہود و نصاریٰ اور اہل کتاب اور اہل انجیل جیسے نام جو قرآن مجید میں بکثرت استعمال ہوتے ہیں کس نے رکھے ؟

اگر یہ نام بھی اللہ ہی نے رکھے تو اولاً اس بات کا ثبوت قرآن وحدیث سے دیں' ثانیاً اس سے یہ تو ثابت ہو گیا کہ مسلم کے بعد کوئی دوسرا نام رکھنا منع نہیں کیوں کہ اللہ نے خود یہ نام رکھے اور اگر یہ نام ان امتوں نے خود رکھے تو کیا اللہ رسول نے ان کے اس فعل پر انکار کیا کہ انھوں نے مسلم کے بعد اس نام کو رکھنے کی بدعت کیوں کی۔ اگر اللہ نے ان کی مذمت نہیں کی بلکہ ان ناموں کو قبول کر کے مقام مدح میں استعمال کیا تو پھر آپ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ مسلم کے بعد کوئی نام رکھنا بدعت ہے۔

مسعود صاحب اگر مسلم کے بعد کوئی دوسرا نام رکھنا بدعت ہے تو کیا صحابہ نام بدعت ہے ؟ کیا صحابی بھی ایک وصفی اور امتیازی نام نہیں۔ اگر ہے اور یقیناً ہے اور یہ بدعت نہیں تو اہل حدیث نام جو صحابی کا ہم معنی ہے کیسے بدعت ہو گیا۔

اگر آپ کہیں اللہ نے سماکم صرف مسلمین کے ساتھ کہا ہے اور کسی نام کے ساتھ سماکم نہیں کہا' اس لیے نام صرف ایک مسلمین ہی ہے جو اللہ نے رکھا ہے باقی اور کوئی نام نہیں۔ میں کہتا ہوں سماکم سے مسلمین نام کا مہتم بالشان ہونا ثابت ہو جاتا ہے مسلمین کے سوا اور ناموں کی نفی نہیں ہو سکتی۔ کیوں کہ مسلمین اسلام کی نسبت سے خود ایک وصفی نام ہے اور وصفی نام کئی ہو سکتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ خود قرآن میں مسلم کے علاوہ اور بہت سے وصفی ناموں سے موسوم کرتا ہے تو آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ مسلمین کے سوا اور کوئی نام نہیں۔ چنانچہ سورہ الاحزاب کی آیت: ﴿ اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ﴾ اس پر شاہد عدل ہے۔ اسی طرح حزب اللہ اور اولیاء اللہ وصفی نام ہیں۔ اگر آپ کہیں کہ یہ نام تو مسلمین کے صفاتی نام ہیں جیسا کہ آپ نے اپنے رسالہ "مذہب اہل حدیث کی حقیقت" میں لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں یہ آپ کی غلطی ہے۔ سورہ الاحزاب کی اسی آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ مسلمین کے صفاتی القاب نہیں' بلکہ مسلمین خود ان کی طرح کا ایک صفاتی لقب ہے۔ کیوں کہ آیت مذکورہ میں مؤمنین قانتین' صادقین وغیرہ تمام صفاتی نام مسلمین پر معطوف ہیں محمول نہیں۔ جب معطوف ہیں تو ثابت ہو گیا کہ یہ سب ایک ہی طرح کے صفاتی نام ہیں آپس میں موضوع پر محمول نہیں کہ مسلمین کے صفاتی القاب بن جائیں۔

اگر آپ کہیں سماکم کا لفظ تو اللہ نے صرف مسلمین کے ساتھ لگایا ہے اور کسی نام کے ساتھ سماکم کا لفظ نہیں لگایا۔ میں کہتا ہوں ترمذی شریف میں مومنین اور عباداللہ کے ساتھ بھی سماکم کا لفظ ہے۔ چنانچہ حدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں:

((فَادْعُوْا بِدَعْوَى اللهِ الَّذِیْ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِیْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ عِبَادَاللهِ)) ❶

اس حدیث میں جیسے مسلمین سماکم کا مفعول ہے۔ ایسے ہی مومنین اور عباداللہ بھی ہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جیسے اللہ نے مسلمین نام رکھا ہے ایسے ہی اللہ نے مومنین اور عباداللہ بھی نام رکھے ہیں۔ اگر آپ کہیں سماکم کا لفظ جیسے قرآن مجید میں مسلمین کے ساتھ ہے ویسے مومنین اور عباداللہ کے ساتھ کیوں نہیں۔ میں کہتا ہوں جب قران مجید میں اللہ ان ناموں سے اپنے بندوں کو بلاتا ہے تو ان ناموں کے ساتھ سماکم لگانے کی کیا ضرورت۔ بلانے سے ہی یہ واضح ہو گیا کہ یہ نام ہیں۔ سماکم کی ضرورت تو مسلمین کے نام کے ساتھ تھی کیوں کہ اس نام سے اللہ نے کسی کو بلایا نہیں۔

قرآن مجید میں: ﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا... ﴾ .. ﴿ اَیُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ ... ﴾ .. ﴿یَا عِبَادِیْ... ﴾ تو کئی جگہ ہے۔ اَیُّهَا الْمُسْلِمُوْنَ کہیں نہیں۔

مسعود صاحب! معلوم ایسا ہوتا ہے کہ آپ ناموں کے فلسفے سے بالکل ناواقف ہیں۔ نام رکھنے اور ناموں کے سمجھنے میں آپ بہت کچے ہیں بلکہ بچے ہیں جب ہی تو بچگانہ حرکتیں کرتے ہیں اور اہل حدیث کے نام پر اعتراض کرتے ہیں اور خود اپنی جماعت کا نام جماعت المسلمین رکھتے ہیں۔ اگر آپ علم میں پختہ ہوتے اور سمجھ میں کشتہ ہوتے تو آپ ایسی حرکتیں نہ کرتے۔

مسعود صاحب! اول تو کوئی نئی مذہبی جماعت بنانی نہیں چاہیے، لیکن اگر بہت تحریک ہوتی ہو تو کم از کم جماعت کا نام ایسا نہ ہو جس سے آدمی خواہ مخواہ میاں مٹھو بنے۔

---

❶ (صحیح ابن خزیمة ' کتاب الصیام ' باب ذکر تمثیل الصائم فی طیب ریحه بطیب ریح المسك اذ هواطیب الطیب 196/3 رقم 1895.. جامع ترمذی کتاب الادب 'ابواب الامثال' باب جاء فی مثل الصلوة ' والصیام والصدقه' ص 1939 رقم :2863)

مسعود صاحب! ایسے تمام نام جن میں اپنی مدح کا پہلو نکلتا ہو یا جن میں اپنی پاک بازی اور بڑائی کا اظہار ہوتا ہو یا اپنے کسی عمل کا سراہنا پایا جاتا ہو ﴿فَلَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ﴾ [النجم 53: 32] کے تحت آنے کی وجہ سے شرعاً ناجائز ہیں۔ ان سے پرہیز لازمی ہے۔ نام تو مسلمات پر ہی رکھے جائیں تو بہتر ہے ان میں نہ شیخی کا رنگ، نہ فخر کا رنگ۔ صفات اور اعمال پر نام رکھنے میں بڑی حماقتیں ہیں۔ آپ پہلی امتوں کے نام دیکھیں وہ یا تو مسلمات پر مبنی ہیں مثلاً اہل کتاب، اہل انجیل وغیرہ یا نسبتوں پر استوار مثلاً یہود و نصاریٰ۔ بعض لوگ بے سمجھی سے صفاتی نام رکھتے ہیں اور فخریہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنی جماعت کا نام قرآنی اور حدیثی رکھا ہے۔ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ قرآن کے صفاتی نام ہمارے رکھنے کے لیے نہیں بلکہ ہمیں ترغیب دلانے کے لیے ہیں تاکہ ہم ویسے بن کر اللہ کے ہاں ان القابات کے مستحق ہوں۔ جماعت المسلمین، جماعت المومنین، جماعت الشاہدین، جماعت المخلصین، جماعت غربا، حزب اللہ اور اولیاء اللہ کی قسم کے اپنی جماعتوں کے نام رکھنا کوئی دانش مندی نہیں بلکہ یہ بچھلا پن ہے۔ جس کو سنجیدہ اور متین لوگ پسند نہیں کرتے۔ ایسے ناموں میں اپنی فوز و فلاح کا اظہار اور فخر و تعلّی کا رنگ غالب ہے۔

مسعود صاحب! نیا نام خواہ کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو جب بھی رکھا جائے گا وہ کوئی نہ کوئی جدت ضرور اپنے ساتھ لائے گا، جس سے فرقہ بازی اور گمراہی پیدا ہو گی۔ نام تو وہی کافی ہیں جو سلف سے چلے آ رہے ہیں۔ مثلاً محمدی، اہل سنت، اہل حدیث وغیرہ اور جماعت بھی وہی کافی ہے جو شروع سے چلی آ رہی ہو نئے نام یا نئی جماعت کی اب کیا ضرورت ہے۔ نئے نام سے اب جو بھی جماعت بنے گی وہ کوئی نہ کوئی فتنہ ضرور ساتھ لائے گی۔

مسعود صاحب! آپ اپنے آپ کو ہی دیکھ لیجیے۔ اچھے بھلے اہل حدیث تھے اور تخریب کاری سے بچے ہوئے تھے۔ جب سے جماعت المسلمین بنائی ہے دماغ ہی خراب ہو گیا ہے۔ اب نام قرآن و حدیث کا لیتے ہیں، لیکن مخالفت ان کی کرتے ہیں جو قرآن و حدیث والے ہیں۔ صرف اسی وجہ سے کہ اب آپ کو اپنی پیدا کردہ جماعت کا پاس ہے۔ آپ اسے کامیاب بنانا چاہتے ہیں۔ جماعت غربا والوں نے غربا اہل حدیث کے نام سے ایک نئی جماعت

بنائی جس سے اہل حدیثوں کے ہاتھوں اہل حدیثوں کو نقصان پہنچا۔ اس جماعت سے جماعت بنانے والوں کو کوئی ذاتی فائدہ ہوا ہو تو ہوا ہو جماعت اہل حدیث کو کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ بلکہ جماعت میں پھوٹ ہی پڑی۔ اس لیے ہر نئی جماعت اور نئے نام سے بچنا چاہیے۔ اس، میں جماعت کا بھی فائدہ ہے اور اپنا بھی بچاؤ ہے۔ اب جماعتوں کی ضرورت نہیں۔ اب تو تنظیم اور اصلاح واحیا کی ضرورت ہے۔ اگر کام کرنا ہے تو بغیر نئی جماعت بنائے اور نیا نام رکھے بھی کام ہو سکتا ہے۔ اصل کام تو ہم لوگ کرتے نہیں۔ جب ابال آتا ہے تو نئی جماعت بنا کر علیحدہ ہونے کی کرتے ہیں۔ اس سے اپنی دکان داری تو چل جاتی ہے لیکن جماعت کا کچھ نہیں ہوتا۔ فعال قسم کے لوگ نکل جاتے ہیں۔

اگر آپ کہیں جیسا کہ آپ نے اپنے رسالے میں لکھا ہے کہ نام کے اچھا ہونے کے لیے یہی کافی نہیں کہ اس کے معنی بہت اچھے ہوں بلکہ نام کے اچھے ہونے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ اس کی تائید میں آیت یا حدیث ہو۔ میں کہتا ہوں قرآن وحدیث میں تو یہ اصول ہے نہیں۔ آپ نے کہاں سے لے لیا۔ آپ نے ناموں کو نیکیوں پر قیاس کیا ہے جیسا کہ آپ نے اپنے رسالے میں لکھا ہے۔ حال آنکہ یہ قیاس مع الفارق ہے۔ نیکیاں بتلانے کے لیے تو پیغمبر مبعوث ہوتے ہیں۔ نیکیوں کی تکمیل تو ان کے فرائض میں شامل ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِیْ اِتْمَامَ مَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ وَ كَمَالَ مَحَاسِنِ الْاَعْمَالِ)) ❶

کیا نام رکھنا اور ناموں کی تکمیل بھی انبیا کے فرائض میں شامل ہے۔ مسعود صاحب ناموں کے بارے میں تو آپ نے عام اجازت دی ہے۔ صرف برے نام سے منع کیا ہے۔ آپ نے اپنی طرف سے یہ مسئلہ بنا دیا کہ نام وہ ہو جو قرآن وحدیث میں ہو۔ مسعود صاحب! آپ کا بھی یہ عجیب حال ہے یا تو قیاس کو سرے سے ناجائز بتاتے ہیں اور اہل حدیثوں پر اعتراض کرتے ہیں کہ وہ قیاس کرتے ہیں یا پھر خود ابلیسی قیاس کرتے ہیں۔

مسعود صاحب! آپ نے اپنے کئی رسالوں میں لکھا ہے کہ "اہل حدیث" حضرات

---

❶ (مؤطا امام مالک، کتاب الجامع، باب ما جاء فی حسن الخلق .. سلسلة الاحادیث الصحیحة 75/1 رقم 45)

کوشش کرتے ہیں کہ اپنے نام کی وجہ تسمیہ بیان کریں۔ ہم ان سے وجہ تسمیہ نہیں پوچھتے۔ ہم تو یہ پوچھتے ہیں کہ آپ کا یہ نام کس نے رکھا اور کب رکھا؟

میں کہتا ہوں اہل حدیث حضرات بہت سمجھ والے ہیں جو اپنے نام کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہیں کیوں کہ ایسے ناموں میں وجہ تسمیہ ہی اصل چیز ہے اور یہی مقصود ہوتی ہے۔ آپ بہت بے سمجھ ہیں جو پوچھنے والی چیز وجہ تسمیہ تو پوچھتے نہیں۔ یہ پوچھتے ہیں کہ یہ نام کس نے رکھا اور کب رکھا۔

مسعود صاحب! آپ سے تو وہ ممتحن حضرات ہی عقل والے تھے جنھوں نے ایک دفعہ جغرافیہ کا پرچہ سیٹ کیا تو اس میں یہ سوال دے دیا کہ پنجاب کی وجہ تسمیہ بیان کرو اور بتاؤ کہ یہ نام کس نے رکھا اور کب رکھا؟ پنجاب کی وجہ تسمیہ تو سب کو معلوم تھی کہ پنجاب پنج آب سے مرکب ہے، جس کے معنی ہیں پانچ پانی۔ جس سے مراد پانچ دریاؤں والا۔ چوں کہ پنجاب میں پانچ دریا بہتے ہیں اس لیے اس کو پنجاب کہتے ہیں۔ پنجاب کی وجہ تسمیہ کے سوال پر تو کوئی نہ بولا۔ کیوں کہ یہ سوال معقول تھا لیکن پنجاب کا نام کس نے رکھا اور کب رکھا اس پر سارے ہی تلملائے۔ کیوں کہ یہ سوال نامعقول تھا۔ ہر ایک ہی پوچھنے لگا کہ یہ پرچہ کس نے بنایا ہے۔۔۔ دریافت کرنے پر پتا لگا کہ پرچہ بنانے والے کوئی سکھ سردار جی ہیں۔ سکھ سردار جی کا نام سن کر سارے ہی چپ ہو گئے کہ جب وہ ہیں ہی سردار جی تو پھر ان سے کیا کہنا؟

مسعود صاحب! آپ جیسے عقل والے دنیا میں بہت کم پیدا ہوتے ہیں۔ اگر پیدا ہو جائیں تو پھر وہ امام اور خلیفہ ہی بنتے ہیں۔ اس سے کم پر وہ راضی نہیں ہوتے وہ راضی بھی کیسے ہوں عقل کے امام بھی ہوتے ہیں اور عقل کا امام اگر کم از کم امام المسلمین بھی نہ بنے تو اور کیا بنے؟

مسعود صاحب! آپ کا تیس مار خاں سوال یہی ہوتا ہے کہ اہل حدیث نام کس نے رکھا اور کب رکھا؟ آپ یہ سوال ایسے وثوق واعتماد سے کرتے ہیں جیسے آپ کو اپنے مسلمین نام کی تاریخ پوری صحت کے ساتھ یاد ہے کہ کب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسعود صاحب کا نام مسلم رکھا۔ پیدائش سے پہلے یا بعد میں، وہ کون سی صدی تھی اور کیا سن تھا اور کیا وقت اور دن

تھا؟ مسعود صاحب اگر آپ اپنے مسلم نام کی تاریخ نہ بتا سکیں تو آپ کو کیا حق پہنچتا ہے کہ آپ ایسے سوال اہل حدیث سے کریں۔

مسعود صاحب! اہل حدیث ٹھیک ہے یا نہیں اگر ٹھیک نہیں تو اس میں خرابی کیا ہے۔ اگر ٹھیک ہے تو پھر آپ کو تکلیف کیا ہے؟ مسعود صاحب! ایسے ناموں میں دیکھنے کی بات یہ نہیں ہوتی کہ یہ نام کس نے رکھا اور کیوں رکھا۔ دیکھنے کی بات تو یہ ہوتی ہے کہ یہ نام کیسا ہے' جائز ہے یا ناجائز۔ موزوں ہے یا غیر موزوں۔ اگر جائز اور موزوں نام کوئی کافر بھی رکھ دے تو اللہ اسے بھی قبول کر لیتا ہے۔ چہ جائیکہ کسی نیک ہستی نے وہ نام رکھا ہو۔ مسعود صاحب آپ بتائیں رسول اللہ ﷺ کا نام محمد کس نے رکھا؟ اگر یہ اللہ نے رکھا تو اس کا ثبوت قرآن و حدیث سے دیں۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے رکھا تو اللہ نے ان کا رکھا ہوا نام اپنے ہونے والے نبی کے لیے کیوں قبول کیا۔ اگر آپ کے گھر والے عبدالعزیٰ یا کوئی اور غلط قسم کا نام رکھ دیتے تو کیا اللہ پھر بھی ان کے رکھے ہوئے نام کو قبول کر لیتا۔ جب اللہ نے کافروں کے رکھے ہوئے نام کو قبول کر کے محمد رسول اللہ کلمہ بنا دیا۔ اس وجہ سے کہ محمد نام اچھا ہے۔ اگرچہ کافروں نے رکھا ہے تو پھر مسعود صاحب آپ یہ لایعنی سوال کیوں کرتے ہیں کہ اہل حدیث نام کس نے رکھا اور کب رکھا؟ یہ نام کسی نے کبھی بھی رکھا ہو۔ آپ یہ دیکھیں یہ نام اچھا ہے یا نہیں؟ اگر اچھا ہے تو اسے قبول کریں اور توبہ کر کے اہل حدیث ہو جائیں۔ اگر اچھا نہیں تو بتائیں کہ اس میں کیا خرابی ہے۔ ہم آپ کو جواب دیں۔

مسعود صاحب! آپ ہزار کوشش کریں آپ اہل حدیث نام میں کوئی خرابی نہیں نکال سکتے۔ فرقہ واریت اس میں نہیں کیوں کہ وہ خالص اور مکمل اسلام پر دال ہے۔ اجنبیت اس میں نہیں۔ کیوں کہ وہ قرآنی القاب۔ اہل کتاب اہل انجیل کی پوری نظیر ہے۔

مسعود صاحب! مذہب کا بہترین نام وہ ہوتا ہے جو دین اسلام کا جامع اور ہم معنی ہو۔ جو اسلام کا ہم معنی نہ ہو وہ صحیح نہیں ہو سکتا۔ جب اسلام ہی دین ہے تو مذہبی نام کا اسلام کے مترادف ہونا ضروری ہے۔ اسلام دین فطرت ہے اور خلاف فطرت نام کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟

اسلام نظام کائنات ہے۔ اس لیے کائنات کا ذرہ ذرہ شعوری یا غیر شعوری طور پر

مسلم ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

﴿وَلَهٗ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ کَرْهًا﴾

[3:آل عمران:83]

﴿وَ اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ﴾[17:الاسراء44]

﴿سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ﴾[61:صف:1]

کائنات کے ذرے ذرے کا مسلم ہونا اس کی فطرت ہے۔ اس طرح ہر انسان کا مسلم ہونا بھی اس کی فطرت ہے۔ اسی لیے مسلم نام فطری نام ہے۔ ﴿هُوَ سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ﴾ میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔

﴿سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ﴾ کی تفسیر میں اختلاف ہے۔ بعض تو سماکم کی نسبت ابراہیم علیہ السلام کی طرف کرتے ہیں' اور ﴿مِنْ ذُرِّیَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ﴾ کا حوالے دیتے ہیں اور بعض اس کی نسبت اللہ کی طرف کرتے ہیں۔ بہر کیف اگر اس کی نسبت اللہ کی طرف ہے تو یہ نام ازل سے ہے۔ جیسے اسلام دین فطرت ہے۔ ایسے ہی مسلم نام ہے۔ جب اللہ کا نظام جو سب کائنات کے لیے ہے 'اسلام ہے۔ جیسا کہ قرآن کہتا ہے:

﴿اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَاللّٰهِ الْاِسْلَامُ﴾

تو اس نظام کے اندر رہنے والے کا نام مسلم ہی ہو سکتا ہے اور یہی اللہ کا تسمیہ ہے۔ اللہ کے نظام میں جو بھی پیدا ہوتا ہے وہ تکوینی طور پر مسلم ہی پیدا ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ یُهَوِّدَانِهٖ اَوْ یُنَصِّرَانِهٖ اَوْ یُمَجِّسَانِهٖ))❶

---

❶ (صحیح البخاری' کتاب الجنائز ' باب اذا اسلم الصبی فمات هل یصلی علیه ؟ و هل یعرض الصبی الاسلام ص 105-106 رقم 1358-1359.. صحیح مسلم' کتاب القدر ' باب معنی کل مولود یولد علی الفطرة و حکم موتی اطفال الکفار واطفال المسلمین' ص 1141 رقم 22.. مسند الحمیدی 'باب الجهاد ' ص 311 رقم 1113.. مسند احمد 347/2' رقم 8357 .. ارواء الغلیل 5/49-50 رقم 1220)

یعنی جو بچہ بھی پیدا ہوتا ہے' وہ فطرت الٰہی یعنی اسلام پر ہی پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے والدین اس کو یہودی' عیسائی' یا مجوسی بنا لیتے ہیں۔

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی۔

﴿فِطْرَتَ اللهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللهِ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ﴾ [الروم :30:30]

یعنی جس فطرت پر اللہ نے تمھیں پیدا کیا ہے' اس پر پکے رہو' اس کو تبدیل نہ کرو وہ فطرت ہی دین حق ہے۔ لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے۔ مسلم ایک فطری نام ہے۔ ﴿سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِیْنَ﴾ سے یہ فطری نام ہی مراد ہے۔ ﴿سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِیْنَ﴾ کہنے سے اسم با مسمّیٰ بننے کی ترغیب ہے۔ جس کی وضاحت ﴿فِطْرَتَ اللهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللهِ﴾ نے کر دی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب اللہ نے تمھیں تکوینی طور پر مسلم پیدا کیا ہے تو اب تم اپنے عمل سے بھی مسلم بن کر دکھاؤ۔ جب انسان دنیا میں آجاتا ہے پھر جیسا بننا چاہتا ہے ویسا ہی مذہب اختیار کر لیتا ہے۔ ویسا ہی اس کا نام رکھتا ہے۔ اگر اس کا اپنا مذہب اور اس کا نام اللہ کے دین کے مطابق ہوتا ہے وہ صحیح مسلم ہوتا ہے ورنہ گمراہ۔ اگر اس نے اسلام کی حقیقت کو سمجھ لیا ہوتا ہے تو وہ ایسا مذہب پسند کرتا ہے اور اس کا ایسا نام رکھتا ہے' جو اصل اسلام کو واضح کرتا ہے اور اسی حقیقت کا آئینہ دار ہوتا ہے' جیسا کہ مذہب اہل سنت' یا اہل حدیث۔ اگر وہ اسلام کی حقیقت کو نہیں سمجھتا تو وہ کوئی غیر اسلامی نام تجویز کرتا ہے۔ مختلف شخصیتوں کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنے والے یا غلط قسم کے نام رکھنے والے اگر اسلام کی حقیقت کو سمجھتے تو کبھی ایسے نام نہ رکھتے۔ اس ناسمجھی سے ہی کوئی حنفی بن گیا' کوئی شافعی' کوئی دیوبندی بن گیا' کوئی بریلوی اور کوئی شیعہ بن گیا۔ کوئی خارجی۔ غرض یہ کہ کوئی کچھ بن گیا' کوئی کچھ بن گیا۔ یہ نہ دیکھا کہ اسلام کی حقیقت اور اصلیت کیا ہے؟ اگر وہ اسلام کی حقیقت کو سمجھتے ہوتے تو کبھی اللہ کے رسول ﷺ کے سوا کسی اور طرف نسبت نہ کرتے۔ حقیقت ہی کی پیروی ہے تو اپنی نسبت اپنے نبی ﷺ کی طرف ہی رکھتے۔ محمدی کہلاتے' یا اہل سنت کہلاتے یا اپنے اصل قرآن و حدیث کی طرف نسبت کر کے اہل حدیث کہلاتے۔ حنفی' وہابی وغیرہ کچھ نہ کہلاتے۔

مسعود صاحب! آپ کہتے ہیں کہ مسلم کے بعد اور کوئی نام نہیں ہونا چاہیے' میں کہتا ہوں اور نام کے بغیر تو چارہ ہی نہیں۔ آپ کی یہ بات تو ایسی ہی بے وقوفی کی ہے جیسے کوئی یہ کہے کہ جب اللہ نے انسان نام رکھ دیا تو اب انسان کے بعد کوئی اور نام رکھنا ہی نہیں چاہیے۔ حال آنکہ جب کوئی انسانی بچہ پیدا ہوتا ہے تو فوراً اس کا نام رکھا جاتا ہے۔ مسعود صاحب! جب انسان مختلف ہیں تو نام مختلف کیوں نہ ہوں گے۔ اسی طرح جب مذاہب مختلف ہیں تو نام مختلف کیوں نہ ہوں گے۔ جب مذہب مختلف ہوگا تو نام کو مختلف ہونا یقینی ہے۔ جب حقیقت بدلے گی تو نام ضرور بدلے گا۔ بلکہ حقیقت تو درکنار معمولی سا رنگ بدل جانے سے بھی نام بدل جاتا ہے۔ ہر رنگ کا نام مختلف ہے۔ مسعود صاحب! مسمّیٰ مختلف ہو اسم وہی رہے وہ کون سا فلسفہ ہے؟ مسمیات کے ساتھ اسما کا بدلنا تو قدرتی ہے۔

مسعود صاحب! اگر آپ کہیں نام وہ لوگ رکھیں جو اختلاف کر کے نیا فرقہ بنائیں' ہم جو اصل اسلام پر ہیں تو ہم "مسلم" کے سوا اور کوئی نام کیوں رکھیں؟ ہمیں وہی نام رکھنا چاہیے جو اللہ نے رکھا ہے۔ میں کہتا ہوں پھر آدم علیہ السلام کا نام آدم کیوں رکھا گیا؟ نام ان کے رکھے جاتے جو بعد میں پیدا ہوئے۔ آدم علیہ السلام جو اصلی اور پہلے انسان تھے ان کا نام تو انسان ہی رہنے دیا جاتا' ان کا نام تو آدم نہ رکھا جاتا' لیکن ہوا یہ کہ آج دنیا میں فقط انسان نام کا کوئی بھی نہیں۔ حتیٰ کہ پہلے انسان کا نام بھی آدم (علیہ السلام) ہے۔ اللہ کے رکھے ہوئے نام انسان پر اکتفا کسی نے بھی نہیں کیا۔ اب سب انسان بھی ہیں لیکن ان کے نام اور بھی ہیں۔ انسان نام اللہ نے رکھا' دوسرے نام لوگوں نے خود رکھے۔ اسی طرح مسلم نام اللہ نے رکھا ہے' باقی نام خود لوگوں نے۔ کیوں کہ اسلام دین ہے اور وہ اللہ کا نظام ہے جو ساری کائنات کے لیے ہے۔ اسی لیے دین کا نام اللہ نے رکھا ہے باقی مذاہب ہیں۔ مذاہب کے نام لوگوں نے خود رکھے ہیں۔ اس نام رکھنے میں لوگوں کا امتحان ہے۔ اسی لیے اللہ نے مذہب کا نام خود نہیں رکھا۔ دین کا نام خود رکھا ہے۔ لوگوں کے نام خود رکھنے سے پتا چلتا ہے کہ آیا ان کا مذہب اللہ کے دین کے مطابق ہے یا نہیں۔ اسی لیے اللہ نے نظام ہی ایسا بنایا ہے کہ ہر فرقہ اپنا نام خود تجویز کرتا ہے۔ مسلم نام پر اکتفا کوئی بھی نہیں کرتا۔

مسعود صاحب! آپ کا یہ کہنا غلط ہے کہ نام سے فرقہ بنتا ہے۔ اس لیے مسلم کے سوا کوئی نام نہیں رکھنا چاہیے۔ میں کہتا ہوں نام سے کوئی فرقہ نہیں بنتا بلکہ فرقہ سے نام بنتا ہے۔ پہلے فرقہ بنتا ہے پھر نام رکھا جاتا ہے۔ اس لیے نام رکھنا جرم نہیں بلکہ فرقہ بنانا جرم ہے۔ مسعود صاحب! آپ ہی بتائیں کہ پہلے فرقہ بنتا ہے یا پہلے نام رکھا جاتا ہے۔ پہلے بچہ پیدا ہوتا ہے یا پہلے نام رکھا جاتا ہے؟ علیحدگی کا تصور ہوگا تو علیحدگی نام ہوگا۔ پہلے اختلاف ہوتا ہے اور پھر وہ اختلاف علیحدگی کی شکل اختیار کرتا ہے۔ پھر نام اختیار کیا جاتا ہے۔ تاکہ امتیاز ہو اور یہی نام لوگوں کے اصل مذہب کی عکاسی کرتا ہے۔ زبان سے مسلم ہونے کا دعویٰ ہر ایک ہی کرتا ہے لیکن اس کا اپنا مذہب اور اس مذہب کا نام اس کے اسلام کی قلعی کھولتا ہے کہ وہ کیسا ہے؟ اصلی ہے یا نقلی؟ کھرا ہے یا کھوٹا؟ اللہ کی منشا کے مطابق ہے یا اس کی اپنی مرضی کے مطابق؟ اس لیے اپنے پسند کردہ مذہب کا خود نام رکھنا ضروری ہے۔ فقط مسلم نام ہی کافی نہیں۔ مسلم تو نام فطرت ہے۔ اس میں انسانی کدوکاوش، پسند و ناپسند کا کوئی دخل نہیں۔ یہ تو سب کے لیے ہے کیوں کہ یہ اللہ نے رکھا ہے اور سب کی پیدائش سے پہلے کا ہے۔ لیکن چوں کہ دنیا میں اللہ کو امتحان لینا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ﴾ [18:الکہف:29]

حال آنکہ اللہ نے پیدا سب کو مسلم ہی کیا ہے، لیکن وہ کہتا ہے جس کی مرضی مومن بنے، جس کی مرضی کافر کیوں کہ اس کو تو امتحان لینا ہے اور امتحان نام میں بھی ہے اور کام میں بھی۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ارادہ و اختیار دیا ہی امتحان کے لیے ہے کہ وہ جو مرضی نام رکھے، جو مرضی کام کرے۔ اگر اللہ کو ناموں میں امتحان نہ لینا ہوتا تو اللہ جب کسی بچے کو پیدا کرتا تو نام سمیت پیدا کرتا، لیکن اللہ نے ایسا نہیں کیا۔ ایک نام تو اللہ نے رکھ دیا، دوسرا نام انسانوں کی مرضی پر چھوڑ دیا کہ وہ اپنی مرضی سے رکھیں۔ خدا دیکھنا چاہتا ہے کہ کون عبداللہ نام رکھتا ہے اور کون عبدالرسول۔ کون اللہ بخش بنتا ہے اور کون نبی بخش۔ اسی طرح ایک نام اللہ نے مسلم رکھ دیا جو اللہ کے دین کا نام ہے، ان کے مذہب کا نام ان کی مرضی پر چھوڑ دیا کہ وہ خود رکھیں ان میں ان کا امتحان ہے۔ لہٰذا آج اس افتراق کے زمانے میں جو اپنا نام "ما انا

عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ" کے مطابق رکھتے ہیں وہ پاس ہیں اور جو اس کے خلاف رکھتے ہیں وہ فیل ہیں۔ آپ اہل حدیث نام کا دوسرے ناموں سے مقابلہ کر کے دیکھ لیں۔ آپ کو اہل حدیث نام سے ہی معلوم ہو جائے گا کہ سوائے اہل حدیث کے اسلام کی حقیقت کو کسی نے بھی نہیں سمجھا۔ کسی نے محمدی نسبت سے انکار کر دیا' حال آنکہ اس کے بغیر اسلام پورا ہی نہیں ہوتا۔ کسی نے محمدی نسبت کا انکار تو نہیں کیا لیکن ساتھ ہی غیر نبی کی طرف منسوب ہو گئے' کوئی حنفی بن گیا' کوئی شافعی' کوئی شیعہ بن گیا' کوئی خارجی۔ اس حقیقت کو صرف اہل حدیث نے ہی سمجھا۔ نسبت بھی نبی سے رکھی اور پیروی بھی اس کی کی۔ نہ اس سے نسبت رکھے بغیر چارہ نہ اس کی پیروی کیے بغیر گزارہ۔ اسی لیے وہ اہل حدیث کہلاتے ہیں اور نبی کی حدیث کے مطابق سنت پر عمل کرتے ہیں۔

مسعود صاحب! آپ کہتے ہیں مسلم کے بعد کوئی نام رکھنا جائز نہیں۔ میں کہتا ہوں کیا اللہ ناموں میں امتحان نہیں لیتا۔ اگر لیتا ہے تو پھر نام رکھنا جائز کیوں نہیں۔ مسلم نام میں جو اس نے رکھا ہے مسلمانوں کا امتحان ہے نہ امتیاز اس مقصد کے لیے یقیناً اور نام کی ضرورت ہے جس سے ہر ایک مذہب کا پتا چلے۔ ہر ایک کے پسندیدہ مذہب کا پتا اس کے رکھے ہوئے مذہبی نام اور عنوان سے ہی لگ سکتا ہے۔ اسی وجہ سے اہلِ حق نے کبھی مذہبی نام رکھنے کو برا نہیں جانا۔ سب اہل حق و باطل اپنی اپنی جماعتوں کے نام خود ہی رکھتے آئے ہیں۔ فقط مسلم نام پر اکتفا کسی نے نہیں کیا۔ اپنے پسندیدہ مذہب کا توضیحی نام ہر ایک نے رکھا۔

مسعود صاحب! اگر آپ کہیں پھر صحابہ نے اپنا وضاحتی نام کیا رکھا۔ میں کہتا ہوں ان کا وضاحتی نام "صحابہ" تھا۔ آپ ہی بتائیں کیا صحابہؓ امتیازی اور وضاحتی نام نہیں۔ کیا صحابہ کا لفظ یہ ظاہر نہیں کرتا کہ وہ سب کا ساتھ چھوڑ کر رسول اللہ ﷺ کے ساتھی بنے۔ اور نبی کا ساتھ دینا ہی اصل اسلام ہے۔ نبی کی زندگی میں نبی کی ذات کا ساتھ دے کر زندگی کے بعد اس کی بات کا ساتھ دے کہ زندگی میں ساتھ دینے والوں کو صحابی کہتے ہیں۔ زندگی کے بعد ساتھ دینے والوں کو اہل حدیث کہتے ہیں۔ مسعود صاحب اگر آپ حقیقت کو سمجھ جائیں تو کبھی یہ سوال نہ کریں کہ اہل حدیث کا نام قرآن و سنت میں دکھاؤ۔ ایسے نام جن میں ہمارا

امتحان ہو وہ ہمارے رکھنے کے ہوتے ہیں۔ وہ اللہ رسول نہیں رکھا کرتے۔ اس لیے ان کے قرآن و حدیث میں ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ مسعود صاحب اہل حدیث کا نام قرآن و حدیث میں ہونا اس لیے بھی نہیں بنتا کہ یہ لقب ہے اور لقب عام طور پر والدین نہیں رکھا کرتے۔ یہ بعد میں پڑتا یا مشہور ہوتا ہے۔ جب کہ کوئی وصف بالفعل موجود ہوتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا نام ''اہل کتاب'' بعد میں مشہور ہوا۔ موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں وہ لوگ اس نام سے مشہور نہ تھے۔ اگرچہ وہ اہل کتاب پہلے بھی تھے کیوں کہ ان کو کتاب مل چکی تھی۔ مسعود صاحب! یہ آپ کی بہت بڑی نادانی ہے کہ آپ اہل سنت 'اہل حدیث ناموں کے قلب کو بھی مانتے ہیں اور پھر یہ مطالبہ بھی کرتے ہیں کہ یہ نام قرآن و حدیث میں دکھاؤ۔ حال آنکہ لقب اس وقت شہرت پکڑتا ہے جب کوئی وصف نمایاں ہوتا ہے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں حدیث کی یہ صورت جو آج ہے کہاں تھی۔ یہ صورت تو آپ کی زندگی کے بعد جب کہ احادیث کی تدوین ہوئی پیدا ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں تو آپ کی ذات امتیاز تھی۔ آپ کا ساتھ دینے والے مسلمان باقی سب کافر۔ آپ کی زندگی کے بعد آپ کی بات امتیاز ہو گئی جو آپ کی بات مانے وہ مسلم' باقی سب غیر مسلم۔ جوں جوں فرقوں کا زور ہوتا گیا حق کا معیار آپ کی سنت اور احادیث بنتا گیا۔ اس طرح اہل سنت 'اہل حدیث نام مشہور ہوتے گئے۔ اگرچہ صحابہ بھی اہل سنت 'اہل حدیث ہی تھے کیوں کہ وہ نبی کی سنت اور حدیث پر عمل کرتے تھے' لیکن جتنے یہ نام بعد میں مشہور ہوئے اتنے صحابہ کے زمانے میں مشہور نہ تھے۔ نہ اس طرح فقہیں مرتب تھیں' نہ اتنے فرقے تھے کہ امتیاز کے لیے ان ناموں کی ضرورت ہوتی' لیکن ان ناموں کے مشہور نہ ہونے کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ یہ نام اس وقت نہ تھے۔ ان ناموں کا تعارف تھا جیسا کہ آنے والے حوالوں سے واضح ہوگا' لیکن ان ناموں کی اتنی شہرت نہ تھی۔

مسعود صاحب! آپ کا یہ سوال کہ اپنا نام قرآن و حدیث میں دکھاؤ بالکل بوگس ہے اور آپ کی بے عقلی کی دلیل ہے' لیکن اس سے ہمارے وہ اہل حدیث بڑے پریشان ہوتے ہیں جنھوں نے یہ نام ورثہ میں پایا ہے خود نہیں کمایا۔ جنھوں نے اس کی حقانیت پر کبھی غور نہیں کیا۔ بعض اس کو قرآن و حدیث میں تلاش کرتے ہیں اور کوشش کر کے بڑے حوالے دیتے

ہیں۔ اگرچہ ان حوالہ جات سے تو یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ یہ نام اور یہ جماعت دونوں شروع ہی سے ہیں اور مسلسل چلے آرہے ہیں۔ یہ سلسلہ کبھی منقطع نہیں ہوا۔ ((لاَ تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ)) ❶ کی مصداق یہی جماعت ہے جس کے تحت پہلے اہل حدیث صحابہ تھے۔ آخری امام مہدیؒ اور عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے لیکن یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ہمارے امتیازی نام اہل حدیث، اہل سنت اور محمدی وغیرہ خود اللہ رسول نے رکھے ہیں۔ ان ناموں کے اشارے اور اشاروں میں بشارتیں تو موجود ہیں لیکن صراحتاً اللہ رسول نے یہ نام رکھے نہیں۔ کیوں کہ مذہب کا کوئی خاص نام رکھنا حکمت کے خلاف تھا جس کی بحث پہلے ہو چکی ہے۔ ان ناموں کی مثال حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت کی مثال ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے نام لے کر حضرت ابوبکر کو تو خلیفہ مقرر نہیں فرمایا کیوں کہ یہ حکمت کے خلاف تھا، لیکن مختلف طریقوں سے بتلا دیا کہ میرے بعد خلیفہ یہی ہوں گے۔

جیسے نام لے کر رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کو خلیفہ مقرر نہیں فرمایا، اپنے مصلے پر کھڑا کر کے اشارہ فرما دیا کہ میرے بعد خلیفہ ابوبکر ہوں گے بلکہ ((یَاْبَی اللّٰہُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلاَّ اَبَابَکْرٍ)) ❷ کہہ کر کسی اور کے خلیفہ بننے کا امکان ہی ختم کر دیا۔ اسی طرح رسول ﷺ نے مختلف فرقوں کا ذکر کرتے ہوئے ناجی فرقے کا کوئی نام تو نہیں رکھا مگر ((مَا اَنَا عَلَیْهِ وَ اَصْحَابِیْ)) کہہ کر اہل سنت والجماعت نام کی طرف اشارہ کر دیا۔ قرآن مجید میں اس قسم کا اشارہ پہلے موجود تھا۔

﴿وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰی وَ یَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ﴾[4:النساء:115]

یعنی نبی کی سنت اور صحابہ کی راہ کے سوا گمراہی ہی گمراہی ہے۔ اسی طرح احادیث میں رسول اللہ ﷺ نے تعریف کے انداز میں اہل حدیث نام کی طرف اشارے فرما دیے

---

❶ (بخاری، کتاب الاعتصام، باب قول النبی ﷺ لاتزال طائفة من امتی ظاهرین علی الحق یقاتلون و هم اهل العلم ص 609 رقم :7311)

❷ (مسلم: کتاب الفضائل، باب من فضائل ابی بکر، رقم:11)

چنانچہ فرمایا:

((نَضَّرَ اللّٰهُ اِمرءً سَمِعَ مِنَّا حدیثا)) ❶

((یَاْتِیْ اٰخِرَ الزَّمَانِ قَوْمٌ یَطْلُبُوْنَ العِلْمَ وَالحَدِیْثَ اِذَا جَاءُوْکُمْ فَادْنُوْهُمْ وَ اَکْرِمُوْهُمْ وَحَدِّثُوْهُمْ)) ❷

((فَطُوْبٰی لِلغُرَبَاءِ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ سُنَّتِیْ مِنْ بَعْدِیْ وَیُعَلِّمُوْنَهَا عِبَادَاللّٰهِ)) ❸

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِیْ الَّذِیْنَ یَاْتُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ یَرْوُوْنَ حَدِیْثِیْ وَ سُنَّتِیْ یُعَلِّمُوْنَهَا النَّاسَ)) ❹

بلکہ ان کے ساتھ حضرت ابو سعید خدریؓ والی روایت کو بھی ملایا جائے تو معنی صحیح ہیں اگرچہ سنداً ضعیف ہے تو ثابت ہو جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل حدیث نام کی پیشگوئی بھی فرمادی تھی کہ اس نام کی ایک جماعت ہو گی جس کا معمول میری حدیث ہو گی' لیکن اس نام کا خود آپ نے تعین نہیں فرمایا جس سے ہم یہ نتیجہ نکال سکیں کہ یہ نام خود رسول اللہ ﷺ نے رکھا ہے۔

مسعود صاحب! حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی خاص نام پر زور نہیں دیا کہ یہی ایک نام رکھنا آپ نے اصل زور راستے پر دیا ہے کہ راستہ صحیح رکھنا' جیسے میرا ہے۔ اس کی مناسبت سے نام خواہ کوئی بھی ہو۔ قرآن بھی ﴿فَاتَّبِعُوْا وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ﴾ کہہ کر راستہ پر ہی زور دیتا ہے کہ راستہ سیدھا ہو۔ نام کا تعین نہیں کرتا۔ مسعود صاحب! یہ الٹی ہماری تو آپ کو لگی ہے کہ آپ نام پر زور دیتے ہیں اور نام بھی وہ جس میں حد درجہ کا ابہام ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ نام صرف ایک مسلم ہو اور کوئی نہ ہو۔ مسعود

---

❶ (سلسلة الاحادیث الصحیحة 689/1 رقم 404.. مسند احمد 183/5 رقم 21080 عن زید بن ثابتؓ و ایضا مسند 82/4 رقم 16312 عن جبیر بن مطعمؓ)

❷ (المحدث الفاصل بین الراوی والواعی' لعبدالرحمٰن رامهرمزی ص 176 رقم 22)

❸ (ترمذی' کتاب الایمان ' باب ما جاء ان الاسلام بدا غریبا ... الالماع' لقاضی عیاض ص 19... معالم الایمان لدباغ 93/1... جامع بیان العلم ابن عبدالبر 120/2)

❹ (سلسلة الاحادیث الضعیفة 247/2)

صاحب! آپ کے نزدیک معیار حق صرف نام ہے راہ نہیں۔ اللہ رسول کے نزدیک معیار حق راہ ہے نام نہیں۔ اس لیے آپ نے راہ کا کوئی نام مقرر نہیں کیا۔ حدیث ((لاَ یَبْقٰی مِنَ الِاسْلاَمِ اِلاَّ اِسْمُہٗ) نے رسمی نام کی قلعی کھول بھی دی کہ فقط مسلم نام کوئی چیز نہیں' اصل چیز راہ ہے' جس پر چلنا ہے' لیکن آپ کی سمجھ میں نہ آیا۔ آپ کی رٹ وہی رہی کہ نام صرف ایک' مسلم۔

مسعود صاحب ذیل میں ہم چند وہ حوالے نقل کرتے ہیں جن سے آپ کے وہ تمام اعتراضات رفع ہو جائیں جو آپ اہل حدیث پر کرتے ہیں۔

1-- تلویح شرح توضیح میں ہے: وَ عَلَیْہِ عَامَّۃُ اَھْلُ الْحَدِیْثِ وَالشَّافِعِیَّۃ عام اہل حدیث اور شوافع کا مذہب ہے۔

2-- ابن ہمام حنفی اپنی کتاب "فتح القدیر" میں جگہ جگہ اہل حدیث کا ذکر کرتے ہیں' پہلی جلد میں ہی مندرجہ ذیل صفحات پر اہل حدیث کا ذکر موجود ہے۔

صفحہ نمبر 282,115,90,22 -- تاریخ 758ھ میں لکھی گئی۔ ابن ہمام 861ھ میں فوت ہوئے۔

3-- شامی جو فقہ حنفی کی مشہور کتاب ہے اس میں ہے:

حُکِیَ اَنَّ رُجلاً مِّنْ اَصْحَابِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ خَطَبَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ الْحَدِیْثِ بِنْتَہٗ فِیْ عَھْدِ اَبِیْ بَکْرِ الْجَوْزَجَانِی فَیَاْبٰی اِلاَّ اَنْ یَّتْرُکَ مَذْھَبَہٗ' فَیَقْرَاَ خَلْفَ الْاِمَامِ وَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ عِنْدَ الْاِنْحِنَاءِ وَ نَحْوَ ذٰلِکَ فَاَجَابَہٗ وَ زَوَّجَہٗ'

ابوبکر جوزجانی کے عہد میں ایک حنفی نے ایک اہل حدیث سے لڑکی کا رشتہ مانگا' اہل حدیث نے انکار کر دیا الا یہ کہ وہ اپنا حنفی مذہب چھوڑ کر امام کے پیچھے قراءت کرنے لگ جائے اور رفع الیدین کرنے لگ جائے اور اسی طرح دیگر مسائل میں بھی اہل حدیث بن جائے۔ اس حنفی نے یہ بات مان لی۔ اس اہل حدیث نے اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا۔

4-- اسی شامی میں ہے:۔

قَدْ عَلِمْتُ اِنَّ ھٰذَا لَمْ یَقُلْ بِہٖ اِلاَّ الشَّافِعِیُّ وَ عَزَاہٗ اِلٰی جَمْھُوْرِ اَھْلِ

الْحَدِیْثِ

اس کے قائل صرف امام شافعی ہیں اور اس کو جمہور اہل حدیث کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ مسعود صاحب ان چاروں حوالوں کو دیکھیں۔ کیسے ان سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل حدیث، حدیث کے علما کو ہی نہیں کہتے بلکہ اہل حدیث ایک مذہب ہے جو امام شافعی سے بھی پہلے کا ہے اور آپ کا یہ کہنا بڑا جھوٹ ہے کہ اہل حدیث جماعت ہندوستان میں بنی ہے۔

5-- مسعود صاحب! کیا امام بخاری کے رسالے جزء رفع الیدین، جزء القراءۃ اور امام بیہقی کی کتاب القراءۃ اس بات کی دلیل نہیں کہ اہل حدیث ایک مستقل مذہب ہے جس کے مخصوص مسائل ہیں جب ہی ان ائمہ حدیث نے رفع الیدین قراءۃ خلف الامام اور وتر وغیرہ اختلافی مسائل پر اپنے مذہب کی تائید میں رسالے لکھے۔

6-- شیخ الاسلام ابن تیمیہ منہاج السنۃ میں لکھتے ہیں:

وَمِنَ الْمَعْلُوْمِ مَنْ لَه، خُبْرَةٌ اِنَّ اَهْلَ الْحَدِيْثِ مِنْ اَعْظَمِ النَّاسِ بَحْثًا عَنْ اَقْوَالِ النَّبِيِّ وَ طَلَبًا لِعِلْمِهَا وَ اَرْغَبُ النَّاسِ فِيْ اِتِّبَاعِهَا فَهُمْ فِيْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ كَاَهْلِ الْاِسْلَامِ فِيْ اَهْلِ الْمِلَلِ

اہل علم جانتے ہیں کہ اہل حدیث احادیث رسول میں سب سے زیادہ غور کرنے والے اور سب سے بڑھ کر آپ کے علم کے طالب ہیں۔ وہ اتباع رسولؐ میں سب سے زیادہ رغبت کرنے والے اور ہویٰ و ہوس کی اتباع سے سب سے زیادہ دور بھاگنے والے ہیں۔ اہل حدیث مسلمان فرقوں میں ایسے ہی ہیں جیسے اہل ادیان میں اہل اسلام۔

7-- منہاج السنہ میں ہی وہ لکھتے ہیں:

وَ لِهٰذَا لَمَّا صَنَّفَ الْاَشْعَرِيُّ كِتَابَه، فِي الْمَقَالَاتِ ذَكَرَ اَوَّلاً مَقَالَتَهُمْ وَ خَتَمَ بِمَقَالَةِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْحَدِيْثِ وَ ذَكَرَ اَنَّه، بِكُلِّ مَا ذَكَرَ مِنْ اَقْوَالِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَ الْحَدِيْثِ يَقُوْلُ وَ اِلَيْهِ يَذْهَبُ

امام اشعری نے جب اپنی کتاب مقالات پر مکمل کی تو اہل سنت اور اہل حدیث کے

مقالہ پر کتاب کو ختم کیا اور ذکر کیا کہ میرا مذہب وہی ہے جو اہل سنت 'اہل حدیث کا ہو۔

8-- منہاج السنہ ہی میں وہ لکھتے ہیں:

وَمِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ مَذْهَبٌ قَدِيْمٌ مَعْرُوْفٌ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ اللهُ اَبَاحَنِيْفَةَ وَ مَالِكًا وَالشَّافِعِيَّ وَاَحْمَدَ فَاِنَّه' مَذْهَبُ الصَّحَابَةَ الَّذِيْنَ تَلَقَّوْهُ عَنْ نَبِيِّهِمْ وَ مَنْ خَالَفَ ذٰلِكَ كَانَ مُبْتَدِعًا عِنْدَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ

اہل سنت والجماعت کا ایک ایسا مذہب بھی ہے جو قدیم اور معروف ہے اور امام ابو حنیفہؒ 'امام مالکؒ 'امام شافعیؒ 'امام احمد بن حنبلؒ کی پیدائش سے بھی پہلے کا ہے اور وہ صحابہ کا مذہب ہے جو انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے لیا۔ جو اس مذہب کا یعنی اہل حدیث کا مخالف ہو وہ اہل سنت والجماعت کے نزدیک بدعتی ہے۔ مسعود صاحب امام ابن تیمیہ کے تینوں حوالوں سے یہ تین باتیں واضح ہیں۔

(1) اہل حدیث سب سے قدیم مذہب ہے (2) صحابہؓ کا بھی یہی مذہب تھا (3) اہلحدیث کا مخالف بدعتی ہے۔

مسعود صاحب! اب آپ سوچ لیں کہ آپ کون ہیں جو اہل حدیث کی مخالفت کرتے ہیں۔

9-- مسلم شریف کی شرح میں امام نووی قاضی عیاض کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وَ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ اِنْ لَّمْ يَكُوْنُوْا اَهْلُ الْحَدِيْثِ فَلاَ اَدْرِىْ مَنْ هُمْ قَالَ الْقَاضِى عِيَاضُ اِنَّمَا اَرَادَ اَحْمَدُ اَهْلَ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَ مِن يَّعْتَقِدُ مَذْهَبَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ [1]

امام احمد فرماتے ہیں کہ اگر وہ جماعت جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے پیش گوئی کی ہے 'اہل حدیث نہیں تو پھر میں نہیں جانتا کہ وہ کون ہوں گے۔ یعنی وہ

---

[1] (صحیح مسلم مع الشرح النوری 67/13 کتاب الامارۃ ' باب قوله ﷺ لا تزال طائفة من امتی ظاهرين على الحق)

اہلحدیث ہی ہیں اور کوئی نہیں۔ قاضی عیاض کی اہل حدیث سے مراد صرف محدثین نہیں بلکہ اہل سنت والجماعت اور مذہب اہل حدیث رکھنے والے سب ہیں۔ مسعود صاحب دیکھیں اس حوالے میں کیسے آپ کے تمام اعتراضات کی تردید ہے۔ دیدہ باید۔

امام مسلم، مسلم شریف کے مقدمہ میں ابن سیرین سے نقل کرتے ہیں:

عَنْ اِبْنِ سِیرِیْنَ قَالَ لَمْ یَکُوْنُوْا یَسْئَلُوْنَ عَنِ الْاِسْنَادِ فَلَمَّا وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ قَالُوْاسَمُّوْا لَنَا رِجَالَکُمْ فَیُنْظَرُ اِلٰی اَھْلِ السُّنَّةِ فَیُؤْخَذُ حَدِیْثُھُمْ وَیُنْظَرُ اِلٰی اَھْلِ الْبِدْعِ فَلَا یُؤْخَذُ حَدِیْثُھُمْ ●

یعنی پہلے روایت حدیث میں سند نہیں پوچھی جاتی تھی۔ جب فتنوں کا دور شروع ہو گیا تو سند کا سوال پیدا ہونے لگا کہ اس کا راوی کون ہے؟ اگر وہ اہل سنت ہے تو پھر اس کی روایت لی جائے گی ورنہ نہیں۔ محمد بن سیرین کا زمانہ صحابہ کا زمانہ ہے۔ وہ 33ھ میں حضرت عثمانؓ کے عہد میں پیدا ہوئے اور بڑے بڑے صحابہ سے روایات لیں۔

11۔۔امام ذہبیؒ تذکرۃ الحفاظ میں امام شعبیؒ کا قول نقل کرتے۔ امام شعبی وہ تابعی ہیں جنھوں نے پانچ سو صحابہ کا زمانہ پایا۔ وہ فرماتے ہیں:

لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا حَدَّثْتُ اِلَّا مَا اَجْمَعَ عَلَیْهِ اَھْلُ الْحَدِیْثِ. ●

اگر مجھے پہلے ہی سے معلوم ہو جاتا تو میں وہی احادیث بیان کرتا جن پر اہل حدیث کا اجماع ہے۔

12۔۔امام ابن کثیرؒ اپنی تفسیر میں ﴿ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ﴾ [3: آل عمران :106] کے تحت لکھتے ہیں: یعنی

یَوْمَ الْقِیَامَةِ حِیْنَ تَبْیَضُّ وُجُوْهُ اَھْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَتَسْوَدُّ وُجُوْهُ اَھْلِ الْبِدْعِ وَالْفُرْقَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ●

● (مقدمہ صحیح مسلم باب بیان ان الاسناد من الدین)

● (سیر اعلام النبلاء 313/4) ● (تفسیر ابن کثیر 419/3)

عبداللہ بن عباسؓ نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ قیامت کے دن اہل سنت والجماعت کے چہرے نورانی ہوں گے اور اہل بدعت اور اہل فرقہ کے چہرے کالے سیاہ ہوں گے۔

13--امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر ﴿یَوْمَ نَدْعُوْا کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ﴾ [17:الاسراء:71] کے تحت لکھتے ہیں:

وَ قَالَ بَعْضُ السَّلَفِ هٰذَا اَکْبَرُ شَرَفٌ لِّاَصْحَابِ الْحَدِیْثِ بِاَنَّ اِمَامُهُمْ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ [1]

بعض سلف کا کہنا ہے کہ اہل حدیث کے لیے یہ بڑے شرف کی بات ہے کہ ان کو نبی ﷺ کے نام سے بلایا جائے گا کیوں کہ ان کے امام صرف وہی ہیں۔

14--مرقاۃ شرح مشکوۃ میں ہے:

سُئِلَ اَنَسُ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَلَامَاتِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ فَقَالَ اَنْ تُحِبَّ الشَّیْخَیْنَ وَ لَا تُطْعِنْ الْخَتَنَیْنِ وَتَمْسَحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ

یعنی انس بن مالکؓ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اہل سنت والجماعت کی کیا علامات ہیں تو انھوں نے جواب دیا کہ تو ابو بکرؓ و عمرؓ سے محبت رکھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں دامادوں پر طعن نہ کرے اور موزوں پر مسح کرے۔ یہ اہل سنت والجماعت کی علامتیں ہیں۔

ان حوالہ جات سے واضح ہے کہ اہل سنت والجماعت اور اہل حدیث نام رکھنا بدعت نہیں۔ یہ نام صحابہؓ کے زمانے میں بھی متعارف تھے۔

15--عرب کے مشہور سیاح الامام بشاری مقدسی جو 375ھ میں ہندوستان آئے وہ صوبہ سندھ کے شہر منصورہ کے حالات میں اپنی کتاب "احسن التقاسیم" میں لکھتے ہیں: "یہاں کے اکثر مسلمان اہل حدیث ہیں"۔

16--عبدالقادر بن طاہر تمیمی البغدادی جو پانچویں صدی ہجری کے مؤرخ اور

---

[1] (تفسیر ابن کثیر 59/3)

محدث ہیں لکھتے ہیں: ''الجزیرہ' شام' ایران' آزربائیجان' افریقہ' اندلس اور یمن وغیرہ ممالک میں اکثر اہل حدیث آباد تھے۔

17--تاریخ فرشتہ میں سلطان محمود غزنوی کے حالات میں لکھا ہے کہ سلطان محمود نے سہل بن سلیمان معلوکی جو اہل حدیث کے اماموں میں سے تھے' ایک خاں کے پاس سفیر بنا کر بھیجا۔

ان تاریخی حوالہ جات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اہل حدیث جماعت ہندوستان میں نہیں بنی جیسا کہ بعض گمراہ لوگ کہتے ہیں بلکہ یہ قدیم سے چلی آرہی ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ شروع شروع میں سارے مسلمان اہل حدیث تھے۔ پھر جوں جوں فتنے بڑھتے گئے' زمانہ گزرتا گیا۔ لوگ گمراہ ہو ہو کر مذہب اہل حدیث چھوڑتے گئے۔ حتی کہ اہل حدیث کم ہوتے گئے۔ جوں جوں پیچھے کو خیر القرون کی طرف جائیں اہل حدیث زیادہ نظر آئیں گے۔ جوں جوں ادھر کو فتنوں کی طرف آئیں اہل حدیث کم ہوتے جائیں گے۔ حتی کہ آج اہل حدیث بہت کم ہیں' لیکن جو سچے اور پکے ہیں اللہ کے نزدیک صحیح مسلم وہی ہیں۔

مسعود صاحب! مندرجہ بالا حوالہ جات میں آپ کے تمام اعتراضات کے جوابات ہیں۔ رہ گیا آپ کا بار بار یہ کہنا کہ اہل حدیث نام قرآن و حدیث میں دکھاؤ تو یہ آپ کی ضد اور جہالت ہے ورنہ کسی نام کے جائز اور اچھا ہونے کے لیے قطعی ضروری نہیں کہ وہ نام قرآن و حدیث میں بھی ہو۔ نہ قرآن و حدیث مطالبہ کرتے ہیں' نہ ائمہ میں سے کبھی کسی امام اور عالم نے ایسا مطالبہ کیا۔

مسعود صاحب! ٹھنڈے دل سے سوچیں اور سمجھیں کہ اہل حدیث ایک لقب ہے اور لقب' خطاب' کنیت' عرف اور تخلص وغیرہ ناموں کے لیے ضروری نہیں کہ یہ بھی والدین ہی رکھیں۔ یہ نام لوگ خود بھی رکھ لیتے ہیں اور بھی رکھ دیتے ہیں بلکہ بعض دفعہ کسی وصف سے کئی نام ایسے پڑ جاتے ہیں کہ پتا بھی نہیں لگتا۔ اگر اہل حدیث لقب اللہ رسول نے خود نہیں رکھا تو یہ بات کوئی قابل اعتراض نہیں۔ ایسا مطالبہ کرنا کہ اہل حدیث لقب قرآن و حدیث میں دکھاؤ۔ لقب اور خطاب وغیرہ کی حقیقت کو نہ جاننا ہے۔

مسعود صاحب! بات تو یہ بالکل سیدھی ہے، لیکن یہ آپ کی سمجھ میں نہیں آتی اور سیدھی بات الٹی سمجھ میں آتی بھی نہیں۔ اس لیے آپ یہی مطالبہ کرتے رہتے ہیں کہ اہلحدیث نام قرآن وحدیث میں دکھاؤ۔ اب ہم آپ کو اس طریقے سے سمجھاتے ہیں، جس طریقے کے آپ لائق ہیں۔

مسعود صاحب! آپ کے والدین نے آپ کا نام مسعود رکھا آپ کسی طرح سے بی۔ایس سی ہو گئے۔ اب آپ صرف مسعود نہیں بلکہ مسعود بی۔ایس سی ہیں اور اسی نام سے متعارف ہیں۔ آپ میں اور آپ کے شقیق مسعود عثمانی میں یہی فرق ہے کہ آپ بی۔ایس سی ہیں اور وہ ایم۔بی۔بی۔ایس ہیں۔

مسعود صاحب! جب آپ کے والدین نے آپ کا نام مسعود رکھا تھا تو آپ بی۔ایس سی کیوں ہو گئے۔ کیا آپ کو صرف مسعود نام پسند نہ آیا، جو آپ بی۔ایس سی بن گئے۔ اب آپ یا تو اپنے نام مسعود بی۔ایس سی کا ثبوت اپنے والدین سے دیں ورنہ تسلیم کریں کہ جیسے آپ ہمیں بدعتی اور گمراہ بتاتے ہیں کیوں کہ ہم نے اپنا نام اہل حدیث رکھ لیا ہے، آپ بھی فارمی اور قلمی ہو گئے ہیں کیوں کہ آپ نے اپنے نام کے ساتھ بی۔ایس سی لگالیا ہے۔ مسعود صاحب! جب آپ نام مسعود بی۔ایس سی کا ثبوت اپنے والدین کے حوالے سے نہیں دے سکتے کیوں کہ بی۔ایس سی ایک ڈگری اور خطاب ہے جو والدین نہیں دیا کرتے تو آپ ہم سے یہ مطالبہ کیوں کرتے ہیں کہ اپنے لقب ''اہل حدیث'' کا ثبوت اللہ اور رسول کے حوالے سے دیں اور یہ دکھائیں کہ یہ نام بھی انھوں نے ہی رکھا ہے۔ پہلے آپ اپنی ڈگری بی۔ایس سی کا ثبوت اپنے والدین سے دیں پھر ہم سے سماکم اہل حدیث دکھانے کا مطالبہ کریں۔ انصاف کا تقاضا یہی ہے۔

مسعود صاحب! جماعت المسلمین کا اب آپ کو ایسا خبط ہو گیا ہے کہ اب آپ سوچتے سمجھتے کچھ نہیں، اعتراض ہی کرتے ہیں۔ یہ نہیں دیکھتے کہ اس میں جان بھی ہے یا نہیں۔ مسعود صاحب اگر آپ سمجھ والے ہوتے تو جماعت المسلمین نام کی کوئی جماعت نہ بناتے۔ کیوں کہ مسلمانوں میں کوئی جماعت بنانا کوئی عقل مندی نہیں۔ یہ ایسی ہی بے عقلی

کی بات ہے جیسے کوئی پاکستان میں پاکستانیوں کی جماعت بنائے۔ کسی غیر ملک میں پاکستانیوں کی جماعت بنانا تو بنتا بھی ہے کیوں کہ وہاں غیر پاکستانی بھی ہوتے ہیں، لیکن پاکستان میں جہاں سارے پاکستانی رہتے ہوں پاکستانیوں کی جماعت بنانے کی کیا تک ہے؟ اسی طرح کافروں کے مقابلے میں جماعت المسلمین نام کی جماعت بنانا تو صحیح ہو سکتا ہے، لیکن مسلمانوں میں جماعت المسلمین نام کی جماعت بنانے کے کیا معنی؟ مسعود صاحب! اول تو آپ نے یہ غلطی کی کہ جماعت المسلمین نام کی جماعت بنائی دوسرے اب آپ اہل حدیث کے خلاف زہر اگلتے ہیں۔ یہ آپ کی ایسی غلطی ہے جو پہلی سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ پہلی سے تو صرف یہ ظاہر ہوتا تھا کہ آپ بے سمجھ اور ناتجربہ کار ہیں لیکن دوسری سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ ضدی اور متعصب بھی ہیں۔

مسعود صاحب! جب آپ مانتے ہیں کہ دین قرآن وحدیث کا نام ہے تو پھر آپ یہ کیوں نہیں دیکھتے کہ عہد صحابہ سے لے کر آج تک حاملین قرآن وحدیث کون رہے ہیں۔ کیا آپ کی جماعت المسلمین جو کل کی پیداوار ہے اس کی دعوے دار ہو سکتی ہے؟ کیا موجودہ تمام فرقوں میں سوائے اہل حدیث کے کوئی ایسا فرقہ ہے جو یہ دعویٰ کر سکے۔ سوائے اہل حدیث کے جب کوئی ایسا فرقہ نہیں جس کا مذہب صرف قرآن وحدیث ہو تو آپ اس کل کی بچی جماعت المسلمین کی خاطر اہل حدیث جیسے اہل حق کی مخالفت کر کے اپنی عاقبت کیوں برباد کرتے ہیں؟ کیا آپ کو موت یاد نہیں؟

مسعود صاحب! آپ خوب سمجھ لیں کہ اہل حق صرف اہل حدیث ہیں۔ آپ کی جماعت اہل حق نہیں۔ کیوں کہ یہ 1385ھ میں بنی ہے۔ خیر القرون سے لے کر آج تک اس نام کی کوئی جماعت نمودار نہیں ہوئی۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تیرہ چودہ سال تک اہل حق معدوم اور پھر 1385ھ میں یکایک جماعت المسلمین کے نام سے وجود میں آجائیں۔ یہ جماعت المسلمین آپ کے لیے بھی فریب ہے اور مسلمانوں کے لیے بھی ایک دھوکا ہے۔

مسعود صاحب! آج اگر آپ کو کچھ اہل حدیث بگڑے ہوئے نظر آتے ہیں تو اس کا علاج یہ نہیں کہ آپ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد علیحدہ بنالیں اور جماعت المسلمین بنا کر ایک نئی فتنہ پردازی

کا سامان پیدا کر دیں۔ یہ بگاڑ تو ہر چہار سو ہے۔ یہ بگاڑ اس دنیا کا لازمہ ہے۔ اسی سے تو پتا چلتا ہے کہ مسلمانوں کو کیسے زوال آیا۔ لوگ حق کو چھوڑ کر کیسے گمراہ ہوئے اور اب کیسے گمراہ ہوتے ہیں۔ اس سے حق پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ لوگوں کے بگڑنے سے مذہب نہیں بگڑا کرتا۔ مذہب انسانوں کا نام نہیں مذہب اصولوں کا نام ہے جو ان مِٹ ہوتے ہیں اور پھر یہ محمدی مذہب تو اللہ کی امانت ہے جس کی حفاظت کا ذمہ اس نے خود اٹھایا ہے کیوں کہ اب کسی نبی کو نہیں آنا۔ مسعود صاحب یہ بگاڑ جو آج آپ کو اہل حدیث میں نظر آرہا ہے اور جس کی وجہ سے آپ اہل حدیث کو برا کہہ رہے ہیں کل کو آپ کو اپنی نو مولود جماعت میں نظر آجائے گا۔ یہ کوئی ان ہونی چیز نہیں۔ صرف اتنی سی بات سے اہل حق سے کٹ جانا حسن عاقبت کی علامت نہیں۔ اس لیے آپ جتنی جلدی ممکن ہو توبہ کرلیں اور سچے پکے اہل حدیث بن جائیں۔ دعا ہے کہ اللہ ہر مسلمان کو سچا پکا اہل حدیث بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین، ثم آمین۔

وما علینا الا البلاغ

☆☆☆☆☆